

رباعیات خاندان

جلد دوم

پروفیسر واقف



رباعیات عم خیاں

جلد دوم

از خیاں الہند پر و فیہر واقف

لکھنؤ - دیال سنگھ (ایوننگ کیپ) کالج دہلی

ناشران

مشورہ بک ڈپو

رام نگر - گاندھی نگر - پوسٹ بکس 1639 دہلی 6

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

پہلا ادیشن ————— اکتوبر ۱۹۴۰ء

جلد دوم

فاشران

مشورہ بک ڈپو

رام نگر۔ گاندھی نگر۔ پوسٹ بکس ۱۶۳۹ دہلی ۶

قیمت فی کتاب صرف ایک روپیہ

پیش لفظ و اعتذار

ترجمہ رباعیات عمر خیام کی پہلی جلد جو ایک سو رباعیات سے زیادہ پر مشتمل تھی۔ ملک کے گوشے گوشے میں بے حد مقبول ہوئی جس کے متعلق سینکڑوں خطوط موصول ہو چکے ہیں اور تقاضا کیا گیا ہے کہ رباعیات کی باقی جلدیں بھی جلد سے جلد منظر عام پر لائی جائیں۔

پہلی جلد میں ہندی داں حضرات کو کچھ شکایت رہی کہ ہندی رسم الخط میں بہت زیادہ غلطیاں باقی رہ گئی ہیں۔ جس کا ازالہ اب ایسی صورت میں ممکن تھا کہ اب اس دوسری جلد میں ایسی غلطیوں کا اعادہ نہ ہونے پائے۔ ایک امر خاص کیلئے میں معذرت خواہ ہوں کہ ایڈورڈ جرنلڈ نے ختام کی اکثر و بیشتر رباعیات کے انگریزی ترجمہ کو اس شدت کیساتھ مغربی ماحول میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے کہ ترجمہ اصل سے کوسوں دور جا پڑا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود کافی چھان بین کے بہت سے تراجم کا پتہ نہ چل سکا کہ وہ کن کن رباعیات کے ہیں۔ اس مجبوری کی بنا پر ایسے تراجم یا اقتباسات جن رباعیات سے قریب تر ہوتے ان کو وہیں رکھ دیا گیا ہے۔ اگرچہ مکمل مطابقت نہیں پائی گئی۔ مگر سوائے اس کے چارہ کار نہ تھا۔

واقف

تقریظ

ازعالیجناب فضیلت انتساب دیوان آئند کمار
باتعاہ سابقہ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی

خیام الہند پرنسپل و فیسر و آف مراد آبادی عربی و فارسی کے فاضل ہونے کے
علاوہ ایک بلند پایہ شاعر اور مفکر بھی ہیں کیمپ کا لچ یونیورسٹی میں ایم اے کے درجہ
کو تعلیم دینے کے سلسلے میں وہ مجھ سے بہت قریب رہے ہیں ان کے کلام کا شیرازہ
میں نے سنا ہے اور میری نظر سے گزرا ہے۔ میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ صفوف
شعر میں وہ اپنی نظیر آپ ہیں۔ روزمرہ اور محاورات سلاست بیان و سادگی زبان
اور حسن بندش کے اعتبار سے ان کا ایک نہایت وسیع مقام ہے اور اگرچہ پوچھا جائے
تو ان کی قابلیت و قیادہ و اعلیٰ ہی ان کا پنجاب یونیورسٹی سے منسلک ہونے کا ذریعہ تھی
عمر خیام کا اردو ترجمہ جو انہوں نے رباعیات و قطعات میں کیا ہے۔ اس
کے متعلق صرف آنا کہ دنیا کا ہی ہو گا کہ خیام کی روح ہر جگہ گویا نظر آتی ہے بلکہ اکثر
مقامات پر تسکین دہنے والی خیام کو آئینہ دکھائی نظر آتی ہے۔ مجھے یقین ہے
کہ ان کا یہ ترجمہ نہ صرف موجودہ دور کے لئے بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی ایک
قابلِ فخر سرمایہ ادب قرار پائے گا۔

(آئند کمار)

نا کردہ گنہ در جہاں کیست بگو
 آنکس کہ گنہ نہ کردیوں زیست بگو
 من بدکنم و تو بد مکانا ست دہی
 پس فسرق بیان من و تو چہیت بگو

جرم سے پاک جہاں میں کوئی انسان نہیں
 بے خطا جینے کا دنیا میں تو امکان نہیں
 کیا بُرائی پہ مری تو بھی بُری دے گا سزا
 میرے مالک یہ تری شان کے شایان نہیں

جرم سے پاک جہاں میں کوئی انسان نہیں ।
 بے خطا جینے کا دنیا میں تو امکان نہیں ،
 کیا بُرائی پہ مری تو بھی بُری دے گا سزا ।
 میرے مالک یہ تری شایان کے شایان نہیں ॥

خورشید کند صبح بر بام افگند
 کینخسرو روز بادہ در جام افگند
 نے خور کہ منادی سحر گر خیزاں
 آوازہ اشربو۔ در ایام افگند

اب صبح ہوئی دیر نہ کر جاگ شتاب
 ہنگام صبحی ہے یہی بخواب
 یوں وقت نہ کھو۔ جلدی سے اٹھ کر پیلے
 خورشید نے خود جام میں ڈھالی ہے شراب

سب سو بھڑھو دیر نہ کر جاگ شتاب^۱ ।
 ہنگام صبحی ہے یہی بخواب
 یوں وقت نہ کھو جلدی سے اٹھ کر پیلے
 خورشید^۲ نے خود جام میں ڈھالی ہے شراب ॥

۱ جلدی ۲ سورج

Awake ! for Morning in the Bowl of Night
 Has flung the Stone that Puts the Stars to Flight
 And Lo ! the Hunter of the East has caught
 The Sultan's Turret in a Noose of Light.



اے آنکھ گزیدہ جہانی تو مرا
 خوشتر ز دل و دیدہ و جانی تو مرا
 از جاں صنما! عزیز تر چیز سے نیست
 صد بار عزیز تر از آنی تو مرا

تجھ سا بے مثل و دو عالم میں کوئی اور کہاں
 نور آنکھوں میں صفا دل میں ہے تجھ سے مرکیاں
 جان سے زیادہ جو سچ پوچھے کوئی چیز نہیں
 ہوں جو سو جانیں تو ہدایت کر دوں اے جان جہاں

تو سے بے مبالغہ ہوں عالم میں کوئی اور کہاں !
 نور آنکھوں میں صفا دل میں ہے تو سے میری جیسا ،
 جان سے زیادہ جو سچ پوچھے کوئی چیز نہیں !
 ہوں جو سب جانیں تو ہدایت کرے جان جہاں ॥

دانی کہ چہ مدتیت اے دلبرِ ما
 بایں جیتے کہ رفتہ از برِ ما
 خود کس نہ فرستی و نہ پُرسِی ہرگز
 تا بے تو چہا۔ می گذر دبرِ سرِ ما

مدتیں گزریں جدائی کو تری جانِ جہاں
 دور بھیجا کھے اور آپ ہوا ایسا نہاں
 کچھ خبر اپنی نہ دی پوچھا نہ احوالِ مرا
 اب پیہ پوچھوں تو میں کس سے جو ڈھونڈوں تو کہاں

مدتیں گزریں جدائی کو تیری جانے جہاں !
 دور بھیجا مجھے اور آپ ہوا ایسا نہاں^۱ ،
 کچھ خبر اپنی نہ دی پوچھا نہ احوالِ میرا !
 اب پتا پوچھوں تو میں کس سے جو ڈھونڈوں تو کہاں ॥

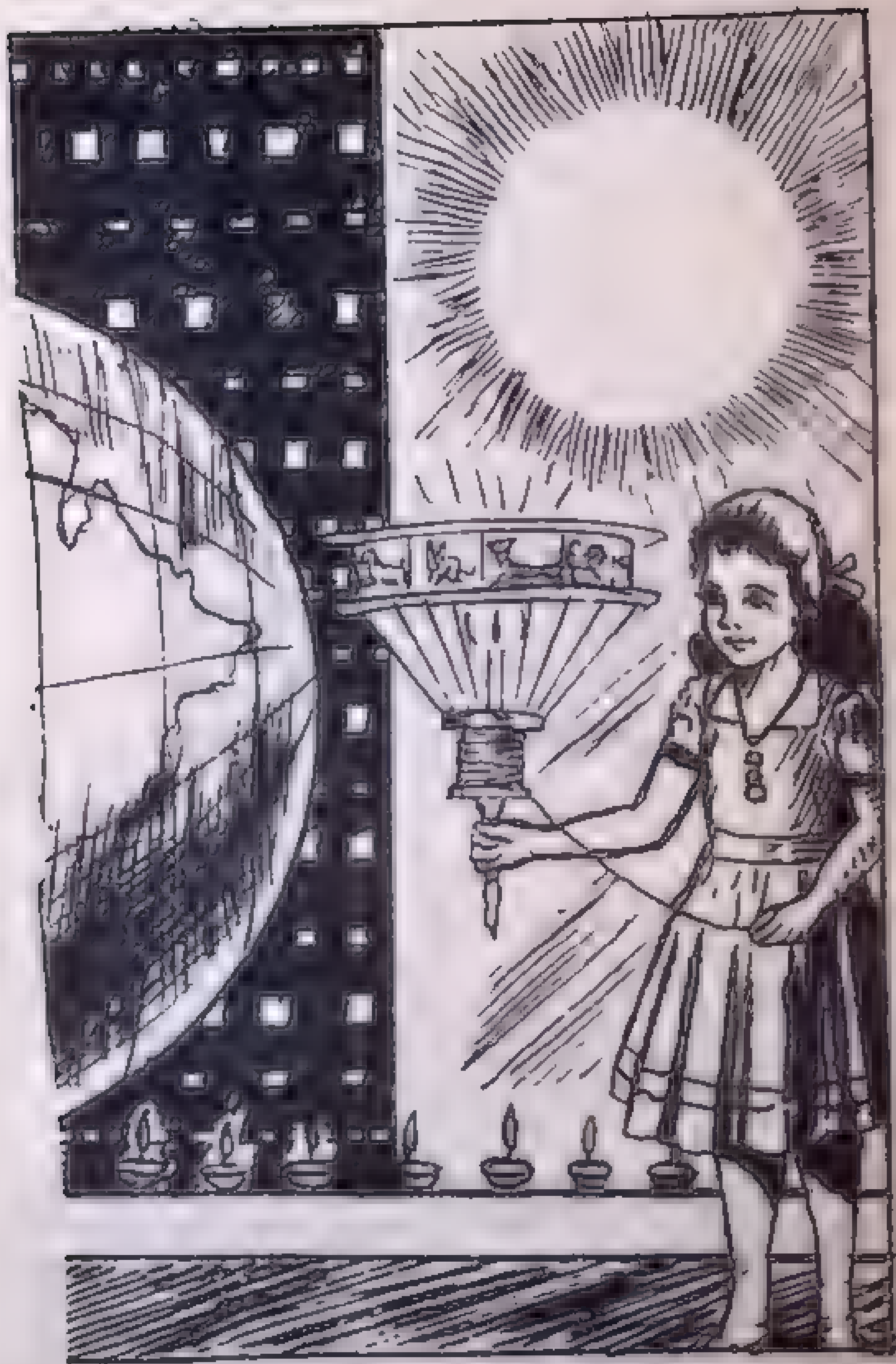
ایں چرخِ فلک کہ کا در و حیرانیم
 فانوسِ خیال از و مثالے دانیم
 خورشید چراغِ داں و عالمِ فانوس
 ماچوں صورتِ کائنات و حیرانیم

کچھ غور یہ کھلتا ہے ۔ حقیقی احوال
 یہ گر و شمسِ دوراں بھی ہے فانوسِ خیال
 خورشید شمع جس کی ہے ۔ عالمِ فانوس
 ہم رقص میں پتلی کے تماشے کی مثال

کُछ گُورِ وہ کھُلتا ہے ہکِکی اہِوال ۱
 یہ گِردِ شمسِ دُوراں بھی ہے فانُوسِ خیال ۲
 خورشِید شمع جس کے ہے اَلمِ فانُوس ۱
 ہم رقص^۱ میں پتلی کے تماشے کی میسال ۱۵

۱ ناچ

For in and out, Above, About, Below
 This nothing but a magic shadow show
 Play'd in a box whose candle is the Sun
 Round which we phantom figures come and go.



درد ہر کے پہ گلزار سے نہ رسید
 تا بر دلش از زمانہ خار سے نہ رسید
 در شانہ بگر کہ تا بعد شاخ نہ شد
 دستش بہ سبز لعل نگار سے نہ رسید

امن و آسانی سے کب کوئی صنم تک پہنچا
 پہر جب تک کہ نہ پایاں الم تک پہنچا
 جب کڑی تھیل کے صد چاک بنا خود شانہ
 تب بہ تو تیسر و طرب زلف کے خم تک پہنچا

اُمنو آسانی سے کب کوئی صنم تک پہنچا ।
 ہر ج ۱ جد تک کی نہ پایا نے اُلم تک پہنچا
 جب کڑی تھیل کے صد چاک بنا خود شانہ ।
 تب وہ تو تیسرے طرب زلف کے خم تک پہنچا ॥

۱۔ جدائی کا غم

برپائے تو بوسہ دادن اسے شمع طرب
 بہ زان باشد کہ دیگران بر لب
 دست من و دامن خیالست ہر روز
 پائے من و جستن وصالست ہر شب

لوگ مرتے ہیں کہ مل جائے صنم کا بوسہ
 ہم کو تو بس ہے ترے نقشِ قدم کا بوسہ
 روز ہی تیرے تصور سے ہے دنیا آباد
 شگ در پر ہی ہے محرابِ حرم کا بوسہ

لوگ مارتے ہیں کہ مل جائے صنم کا بوسہ
 ہم کو تو بس ہے تیرے نقشِ قدم^۱ کا بوسہ
 روز ہی تیرے تصور^۲ سے ہے دنیا آباد
 شگ در پر ہی ہے محراب^۳ِ حرم کا بوسہ ॥

در لوح نشان بودینها بود است
 پیوسته قلم ز نیک و بد آسود است
 اندر تقدیر آنچه بایست بداد
 غم خوردن و کوشیدن مایه بود است

لوح محفوظ میں جو لکھی گئیں تقدیریں
 مٹنے والی نہیں تا حشر یہ سب تحریریں
 ہے یہ منشائے مشیت پہ مناسب تقسیم
 فکر بیکار ہے، ناکام پہاں تدبیریں

لوہے^۱ مہفوز میں جو لکھی گئی تھیں
 مٹنے والی نہ ہوں تا ہشر^۲ یہ سب تحریریں
 ہے یہ منشائے مشیت^۳ پہ مناسب تقسیم
 فکر بیکار ہے ناکام یہاں تدبیریں ॥

۱ کسمت کا لکھ ۲ پرت ۳ کدرت

The moving finger writes, and having write
 Moves on nor all the piety nor wit
 Shall lure it back to cancel half a line
 Nor all thy tears wash out a word of it.



مقصود زجہ آفرینش مایم
در جسم خود - جو صبرینش مایم
ایں دائرہ جہاں جو انگشتری ست
بے ایچ شکے نقش و نگینش مایم

تخلیق کے جوہر کا خزانہ ہوں میں -
صدع کے عرفان کا زینہ ہوں میں
ہے دائرہ دہرا نگو مٹی کی مثال
جس کے لئے بے مثل نگینہ ہوں میں

تخلیق کے جوہر کا خزانہ ہوں میں ।
سما کے عرفان کا خزانہ ہوں میں ،
ہے دایرہ دہرا^۱ گنڈی کی مثال ।
جس کے لئے وہ مثال نرینا ہوں میں ॥

مے تو تباہ جسم و دوست جانستہ مرا
 مے کاشف اسرار نہا ناستہ مرا
 دیگر طلب دنیا و عقبے نہ اکنہم
 یک چہرہ پڑ۔ از ہر دو جہانست مرا

کیا کاشف اسرار نہاں کی قیمت
 اس مے کے لئے دوں دل و جاں کی قیمت
 میں رند ہوں عقبے کا خاں
 اک جام ہے میرا دو جہان کی قیمت

بیا کا شف کے اسرارے نہاں کی قیمت
 اس مے کے لئے دوں دلوں جاں کی قیمت
 میں رند ہوں عقبے کا خاں
 اک جام ہے میرا دو جہاں کی قیمت

دگر دائرہ سپر تا پید اغور
جامیت کہ جلد را پشانت بہ دور
نوبت چوبہ دور تو رسد آہ ممکن
می نوش بخوش ولی کہ دورست نہ جور

دو گز گردوں کی حقیقت یہ نہیں ممکن غور
وہ جام یہ ہے جس کا ہے اک عامی دور
بہاری باختری آئے تو انکار نہ کر
خوش رہو کے چڑھا۔ دور ہے ناداں نہیں پور

دویر¹ مراد کو تھکیکن پہ نہی تومہ کن گیر !
وہ جام یہ ہے جس کا ہے اک عامی دور
بہاری جو تیرا آئے تو انکار نہ کر !
خوش ہو کے چڑھا دور ہے ناداں نہیں پور² ॥

کسبخت کا چکر ۲ جولم

While the rose blows along the river brink
With old khayyam the ruby vintage drink
And when the angel with his darker draught
Draws up to thee — take that, and do not shrink.



ما یم نہادہ سر پہ فرمانِ شراب
 جاں کردہ فدا کے لبِ خندانِ شراب
 ہم ساقی مارِ خلقِ صراحتی در دست
 ہم بر لبِ ساغر آمدہ جہانِ شراب

زندگی اور سب اعمال پر فرمانِ شراب
 صحت سے سو جانیں کروں بر لبِ خندانِ شراب
 ارے ساقی نے دبا ڈالا صراحتی کا گلا
 لبِ ساغر پہ وہ کھینچ آئی غضبِ جہانِ شراب

زندگی اور سب اعمال وہی فرمانِ شراب ۔
 دیکھ کے سوائے جانے کھنکھارے لبِ خندانِ شراب ،
 ارے ساقی نے دبا ڈالا صراحتی کا گلا ۔
 لبِ ساغر پہ وہی کھینچ آئی غضبِ جہانِ شراب ॥

ما دے و معشوق - دریں کینج خسراب
جان و دل و جام و جامد در رہن شراب
تاریخ ز امید رحمت و بیم عذاب
آزاده ز خاک و باد آتش و آب

دل دوسریج کے شغل سے گلشام کے ساتھ
پڑ رہیوں کو کشتہ گن می میں آرام کے ساتھ
کوئی رحمت کی تمنا ہو نہ کچھ خوف عذاب
ما سوا سے نہ علاقہ رہے اک جام کے ساتھ

دینو دی بے بے کے گم نام کے نام
پڑ رہے گناہ^۱ گم نامی کے برا نام کے نام
کوئی رحمت کی تمنا ہو نہ کچھ خوف عذاب^۲
ما سوا سے نہ علاقہ رہے اک جام کے نام

آغازِ دواں گشتنِ این زریں طاس
 و انجامِ و خیرائی چنین نیک اس
 دانستنی شود - به معیارِ عقول
 سنجیده نمی شود - به مقیاسِ قیاس

چرخ پر شمس و قمر گھومتے ہیں مثل طاس
 کیوں عیاں ہو کے نہاں ہوتے ہیں یہ نیک اس
 رمزِ جانا نہیں جاتا ہے بہ معیارِ عقول
 راز سمجھا نہیں جاتا ہے - بہ مقیاسِ قیاس

چرخ^۱ پر شمس و قمر گھومتے ہیں مثل طاس^۲ ।
 کیوں عیاں ہو کے نہاں ہوتے ہیں یہ نیک اس ،
 رمزِ جانا نہیں جاتا ہے بہ معیارِ عقول ؛
 راز سمجھا نہیں جاتا ہے وہ مقیاس سے قیاس ॥

شکاش ۲ مہر

Would but some winged Angel ere too late
 Arrest the yet unfolded Roll of Fate,

And make the stern Recorder otherwise
 Enregister, or quite obliterate !



ساقی نظرے پہ بیکیاں بہرِ خُدا
 بسکن تپتِ مایو اہو ساں بہرِ خُدا
 ماہ ماہی مردہ ایم و تو آبِ حیات
 مارا بہ وصالِ خرد رساں بہرِ خُدا

زندگیس جو ہیں اُن پر بھی نظر اسے ساقی
 کوڑے ہم تشنہ دہانوں کے بھی بھر لے ساقی
 ہم ہیں گر ماہی جے آب تو - تو آبِ حیات
 زندگی بخش دے ہاں بارِ دگر اسے ساقی

ریند بیکس جو ہیں ان پر بھی نظر ہے ساقی ।
 کڑے ہم تشنہ دہانوں کے بھی بھر لے ساقی ،
 ہم ہیں گر ماہی جے آب تو تو آبِ حیات ।
 زندگی بخش دے ہاں بارِ دیگر ہے ساقی ॥

امردن کہ آذینہ مراد نام است
 مے نوشتن کن از قدرت چه جائے جام است
 ہر روز اگر یک تدرج سے مسیحور دی
 امر دزد و خور کہ سید الایام مست

ساقی تجھے بھی جہنم کا لازم ہے احتسرام
 کر ختم کی با ستب رہنے دے شگوا اپنے جام
 وہی داروں میں یہ عین جہنم کی اس لئے
 شہر سے شہر لگے لڑھاکے نہ اکتا تمام

جانکی بڑے ہی کرم کا کاجیم ہے بھلائی
 کمر کرم کی بات بڑے دے بگوانے جانے نام
 شہرانی مے وہ دے ہے دھپنے کی بھلائی
 کمر مے کمر کما کے کمر دے ن بھلائی نام

فرزى صفت كى مست غمبات شدم
 داز اسب پياوه - از غمبات شدم
 از بازى نيل و شاه چون در ماندم
 رُخ بر رُخ تو نهاده ام - مات شدم

فرزى كى غلط چال هى پيہسات ہوئى
 يادے سے پيا گھوڑا عجب بات ہوئى
 تو شاه گھرا - نيل كے گھر بند ہوئے
 رُخ آپ كے رُخ پر ہے مجھے مات ہوئى

فرजी की غلط चाल ही हैहात हुई ।
 पियादे से पिरा घोड़ा अजब बात हुई ,
 लो शाह घिरा नील के घर बन्द हुए ।
 रुख आपके रुख पर है मुझ मार हुई ॥

'Tis all a chequer-board of Nights and Days
 Where destiny with Men for pieces Plays
 Hither and thither moves, and Mates and Slays,
 And one by one back in the closet lays.



ساقی نظر سے کہ دل خوش از دیدن تست
 ہاں شاد از خوشہ چینی خرمین تست
 ناگفتہ دلت ضمیر مامیہ اند
 بہا ہم حجم عاشقان دل روشن تست

زندگی رندوں کی ساقی تری رنگینی سے
 روح بالیدہ تر سے باغ کی کئی چینی سے
 باخبرا بیا کہ ہر قلب کی پہچان ہے
 جام دل ہم سنائی دھندلے کے خود بینی سے

جیندگی ریندوں سانلی سے تیری رنگینے سے ۱
 رھ بالیدہ تر سے باغ کی گولچین سے ۲
 باخبرا ایسا کی ہر قلب کی پہچان ہے ۳
 جام دل ہم سنائی دھندلے کیے خود بینی سے ۴

۱ نگرانی ۲ دل

چوں آتش اگر بر آسماں برگزیم
وز آب رواں - اگرچہ پاکیزہ تریم
در خاک شویم ازاں کہ خاک کے بودیم
باد است جہاں 'بادہ بدہ' تا بخوریم

گرچہ تا بندگی ہم - برقی سے بہتر پالیں
موجِ زمزم سے بھی گر دامنِ تر و صوڈالیں
خاک میں مل کے رہے گا تنِ خاکِ آشیر
تند ہے بادِ فنا - جام سے کلفت ٹالیں

गरचे ता बन्दगी हम बर्क से बहतर पालें ।
मौलें जम्जम^१ से भी गर दामने तर धो डालें ,
साक में मिल के रहेगा तने खाकी आविर ।
तुन्द से बादे फना जाम से कुलफ्त^२ डालें ॥

१ एक चश्मे का नाम २ दुख

So when that Angel of the darker drink
At last shall find you by the river brink,
And, offering his Cup, invite your Soul
Forth to your Lips to quaff—you shall not shrink.

آں روز کہ توسن فلک زیں کر دند
 آرائش مشتری و پرویں کر دند
 ایں بود نصیب ما - ز دیوان قصا
 ماراچہ گنہ - قسمت ما - این کردند

جب توسن افلاک کو قدرت نے کسا
 تابندہ ستاروں سے اُسے خوب سجا
 قسمت میری ان تاروں کی گردش پہ رکھی
 کس جبرم پہ تقدیر میں چکر ہی رہا

جب تو مینے اے افلاک کو قدرت نے کسا ।
 تابندہ ستاروں سے خوب سجا ،
 قسمت میری ان تاروں کی گردش پہ رکھی ।
 کس جبرم پہ تقدیر میں چکر ہی رہا ॥

I Tell thee this when, starting from the goal
 Over the shoulders of the flaming foal
 Of heav'n Marvin and Mushtari they flung
 In my predestin'd plot of dust and Soul



یہاں جبر سے زمین ملک کا دُکس یہاں است
 وز تختِ قبا و ولایتِ طوس یہاں است
 ہر نالہ کہ رند سے بہ سحر گاہِ زند
 از طاعتِ زاپدانِ ساؤس یہاں است

ملک کسریٰ سے مرے جام کی قیمت ہے فزوں
 تختِ طاؤس کو اک جام پہ قربان کروں
 رندِ بدست کا اک نالہ وہ ہنگامِ سحر
 ان ریاکاروں کی طاعت سے بھی افضل ہو نہ کیوں

مُلک کجری^۱ سے میرے جام کی قیمت ہے فزوں^۲ !
 تکتے تاؤس کو ایک جام پہ قربان کرے،
 رندِ بدست کو ایک نالہ وہ بنگالہ شہر !
 ان ریاکاروں کی طاقت سے بھی افضل ہو نہ کیوں ॥

ایران ۲ अधिक

برخیسز و بیابنا!۔ برائے دل مس
 حل کن بہ حبال خوشن شکل ما
 یک کوزہ دے بیار۔ تا نوش کنم
 زان پیش کہ کوزہ کنند۔ از گل ما

وقت ہے بادہ سر جوش مرے لب سے ملا
 زندگی کیف سے ہے آج توجہ بھر کے پلائیں
 ہاں میرے ساتیٰ نوخیز مرا جام تو بھریں
 اس سے پہلے کہ مری مٹی سے کوزے بن جائیں

کون ہے باداویٰ؟ جر جوش مرے لب سے میناویں
 زندگی کے فک سے ہے آج توجہ بھر کے پلاویں،
 ہاں میرے ساتیٰ نوخیز مرا جام تو بھر
 اس سے پہلے کہ میری مٹی سے کوزے بن جائیں ॥

شراو

Wake ! For the Sun, who scatter'd into flight
 The Stars before him from the Field of Night,
 Drives Night along with them from Heav'n
 and strikes
 The Sultan's Turret with a shaft of Light.

از مے - طرب و نشاط و مردی خیزد
 در جمع کتب : خشکی و سردی خیزد
 رو بادہ بخور کہ سر غم و خواہی ماند
 کز خوردن سبزہ - روئے زردی خیزد

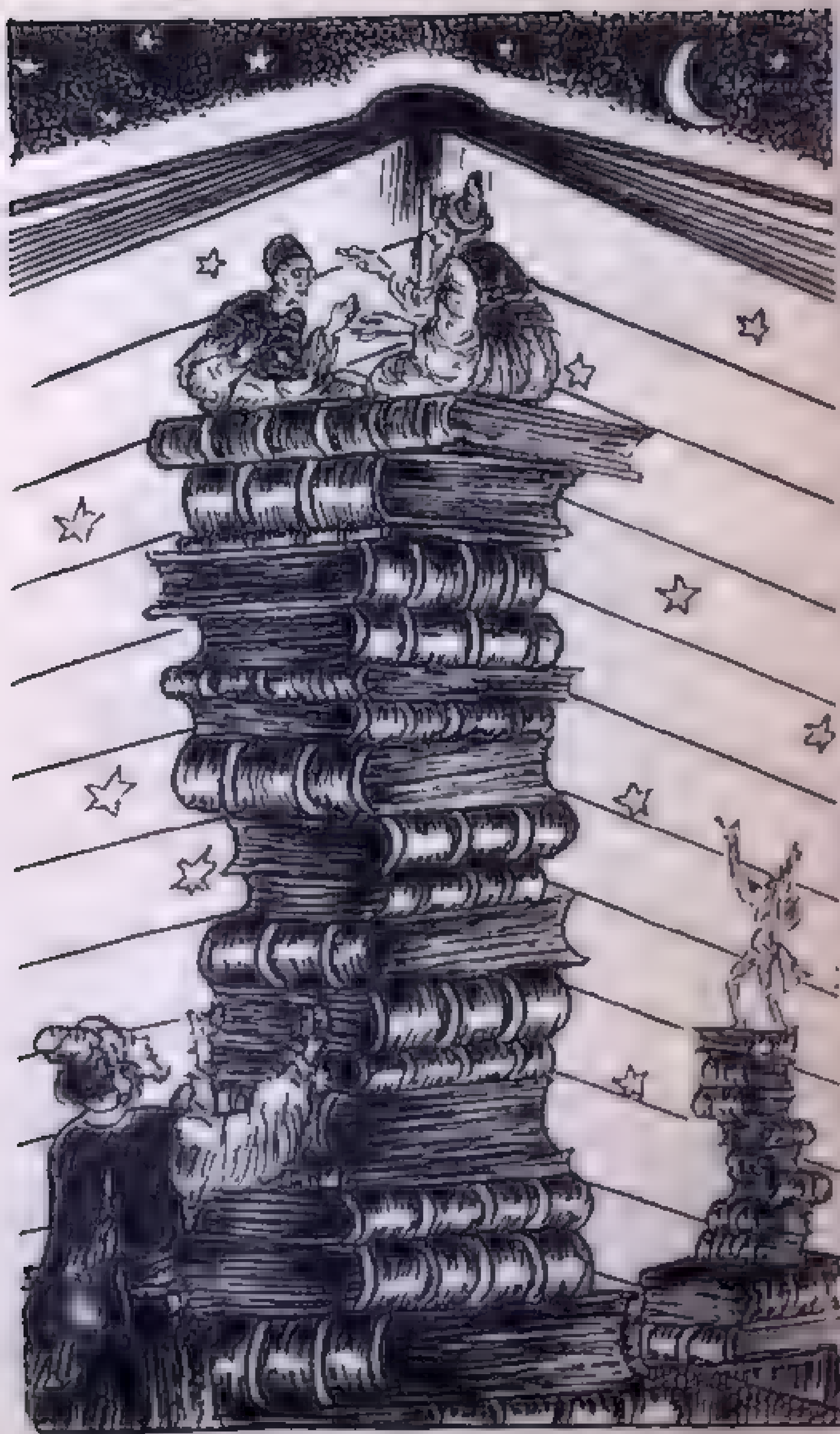
یہ مے کا اثر - نشاط و مردی بخشتے
 انبار کتب - خشکی و سردی بخشتے
 ڈٹ کر جو پیئے - تو سر خردی حاصل
 سبزی کی روشنی یہ ہے کہ زردی بخشتے

۱۔ مراد بھنگ ہے۔

یہ مے کا असर निशातो¹ मरदमि वखशे ।
 ग्रंवारे³ कुतव खुशमी व सरदी वखशे ।
 डट कर जो पिये तो मुख रूई हासिल ।
 सबजी की रविश यह है कि जरदी वखशे ॥

खुशी २ डेर

Then to the Lip of this poor earthen Urn
 I lean'd, the Secret of my Life to learn :
 And Lip to Lip it murmur'd—"While you live,
 "Drink !—for once dead, you never shall return."



من ترک ہمہ کردم و ترک سے نے
از جملہ گریز یا شدم داند سے نے
آیا بود آنکہ من مسلمان گر دم
بس ترک سے معصا نہ کردم ہے ہے

چھوڑ کر سب کو بس اک سے سے تھارشتہ چوڑا
بھاگا ہوں معاصی سے یہ اس سے تھوڑا
ہے شرط یہ اسلام کی سے کو چھوڑوں
چھڑوائی جو سے ۔ مجھ کو کہاں کا چھوڑا

छोड़ कर सबको बस एक मये सेथा रिश्ता जोड़ा ।
भाग है ममालीं से पे इस ने थोड़ा,
है शर्त यह इस्लाम की मये को छोड़ें ।
छुड़वाई जो मये—मुझ को कहाँ का छोड़ा ॥

آں لعل گراں، ہا زکائن دگر است
 و اں در یگانہ ز نشان دگر است
 اندیش این و اں - خیال من و تست
 افسانہ عشق را زبان دگر است

یہ لعل وہ ہے جس کی دکان عام نہیں
 اس گوہر بیکتا کا نشان عام نہیں
 کوتاہ نظر حاشیہ آرا، ہوں تو کیا
 افسانہ الفت کی زبان عام نہیں

یہ لالہ وہ ہے جس کی دکان عام نہیں ।
 اس گوہر^۱ بیکتا کا نشان عام نہیں ،
 کوتاہ ہے نظر حاشیہ آرا، ہوں تو کیا ।
 افسانہ الفت کی زبان عام نہیں ॥

موتی

چوں آمدنم بمن نہ پدر روز نخست
 دیں رفتن بے مراد۔ غزلیت دریت
 بر خیز ویاں بہ بند اسے ساقی
 کاندوہ جہاں بہ مے فرد خواہم شست

مجبوری مرگ وزلیت پہ رونا ہے مجھے
 سرمایہ کیف یونہی کھوتا ہے مجھے
 لاجام اٹھتا ساقی ہوش جلدی
 غم دہر کا اس پانی سے دھونا ہے مجھے

You know, my Friends, with what a brave Carousal
 I made a Second Marriage in my house ,

Divorced old barren Reason from my bed,
 And took the Daughter of the Vine to spouse.

کما باز شستا ختم من این پاسے زد دست
 این چرخ فرومایہ مرادست بہ بست
 انفس کہ در حساب خواہند نہاد
 عمرے کہ مرا بے مے و معشوق گذشت

نقصان اٹھایا ہے یہ بھاری میں نے
 مدہوش تھا۔ لی چرخ سے خواری میں نے
 اس عمر کا کیا مجھ سے بھلا لینا حساب
 جو بے مے و محبوب گزارى میں نے

نुकمان ٲٲاٲا ٲٲ ٲا ٲٲ ٲٲ ٲٲ
 مٲٲٲٲٲ ٲا ٲٲ ٲٲ ٲٲ ٲٲ ٲٲ
 ٲٲ ٲٲ ٲا ٲٲ ٲٲ ٲٲ ٲٲ ٲٲ
 ٲٲ ٲٲ ٲٲ ٲٲ ٲٲ ٲٲ ٲٲ

سما کے زجفائے ہر کسے رنگ کشیم
 دزناکس روزگار نیس رنگ کشیم
 خوش باشش کہ ایام تراویح گزشت
 عیدست بیاتائے گل رنگ کشیم

طعنے کب تک سُبُن دینا کے بھلا کیسے جہیں
 زخمِ دل تار مئے ناباب کیوں نہ سین
 پھر ملیں گے کبھی - تسلیم بچھے ماہِ صیام
 آج تو عید کا اصرار ہے کہ چہکے نہیں

تانے کب تک سونے دُنیا کے مَلا کَمے جیہے !
 جُغمے دِل تار مئے ناباب اُپو ن سِیہے ،
 فیر میلَے کبھی نَمَلَم تُو مے ماہِ صِیام !
 آج تو عید کا اصرار ہے کہ چہکے پِیہے ॥

As, under eover of departing Day
 Slunk hunger-stricken Ramzan away
 Onee more within the potter's house alone
 I stood surrounded by the shapes of clay.



یک دست بہ مصحفیم و یک دست بہ جام
 گہ مردِ حلالیم و گہ مردِ حرام
 مائیم دریں گنبدِ فیروزہ فام
 نے کافر مطلق نہ مسلمان تمام

اک ہاتھ میں ساغر ہے اور ایک میں قرآن ہے
 یوں دوزخ و جنت کے اعراف میں ایمان ہے
 مجھ مومن عاصی کے مذہب کا نیسا عالم
 نے کافر مطلق ہے ۔ نے پورا مسلمان ہے

ایک ہاتھ میں ساگر ہے اور ایک میں کورمان ہے ۔
 یہ دوزخو جنت کے اعراف میں ایمان ہے ،
 مجھ مومنین عاصی کے مذہب کا نیا عالم ۔
 کافر مطلق ہے نہ پورا مسلمان ہے ॥

گر من ز مئے مغسانہ مستم ہستم
 در کا فرد گبر و بت پرستم ہستم
 ہر طائفہ بہ من گماستے دارند
 من ز اں خودم چنانکہ ہستم ہستم

بدمست شرابی ہوں دیوانہ کہ سودائی
 کافر ہوں کہ مشرک ہوں موسائی کہ عیسائی
 کیا میری بد اعمالی پیٹے گی زمانے کو
 لاکھوں مرے مذہب ہیں مسلک مرا ہر جانی

بدد مسم شرابی ہے دیوانا کی سوداٹی ।
 کافر ہے کی مشرک مومائی کی عیسائی ،
 کیا میری بد آمانی نپٹے گی زمانے کو ।
 لاکھوں میرے مذہب ہیں مسلک میرا ہر جاٹی ॥

گل گفت بہ از نعلے من روئے نیست
 چندیں ستم گلاب گر بر من چسبست
 بلبل بہ زبان حال - با او می گفت
 یک روز کہ خندید کہ سائے نہ گریست

گل نے کہا کہ حسن کی توقیر کتنا ہے
 گلچیں کے ہاتھ سے جو ستم مجھ پر ہوتا ہے
 بلبل زبان حال سے اس سے یہ کہتی تھی
 اک روز جو ہنسا - اُسے برسوں ہی رونا ہے

گول نے کہا کہ ہوسن کی تکیہ^۱ سونا ہے۔
 گولچی کے ہاتھ سے جو ستم مجھ پر ہوتا ہے،
 بولبول زبان حال سے یہ کہتی تھی۔
 ایک روز جو ہنسا اسے برسوں ہی رونا ہے۔

۱۔ ستم

Whether at Naishapur or Babylon,
 Whether the cup with sweet or bitter run,
 'The Wine of Life keeps oozing drop by drop,
 The Leaves of Life keep falling one by one.



از خالق کردگار روز رتب رحیم
نوبید مشوبہ جبرم و عصیان عظیم
گرمست و خراب بودہ باشی امروز
فروا بخشد براشتخوایانے رحیم

میں تو مایوس نہیں گو میرے عصیاں ہیں عظیم
کار سازی تری مشہور ہے عفا و رحیم
مجھ سے بد مست و سید کار کی امید تو دیکھ
بخش ہی دے گا مجھے تو ہے ہر طور کریم

میں تو مایوس نہیں گو میرے इसی^۱ ہے غلام
کار سا جی تیری مشہور ہے غفار^۲ رحیم
موجھ سے بد مست سیواکار^۳ کی اُمید تو دیکھ
برخشا ہی دے گا مجھے تو ہے بھر تیر کریم ॥

۱ . پاپ ۲ क्षामाशाता इश्वर वुरे काम करने वाला

در ملک تو از اطاعت من بیچ فرود
 ور میخست که رفت نقصا سنے بود
 بگذار و مگیر زانکه معلوم شد
 گیرنده دیری و گذارنده زود

بندگی سے مری۔ مالک نہ تو ذیشان ہوا
 میرے عصیاں سے کوئی تیرا نہ نقصان ہوا
 رہنے دے اپنے خطا کار کی پرستش مولا
 بندہ عاصی بھی۔ پر تو بھی تو رحمان ہوا

۱ پاپ ۲ क्षमाशील ईश्वर ३ दुरे काम करने वाला
 वन्दगी ने मेरी मानिक न तू जीयान हुआ ।
 मेरे डनयाँ^१ में कोई तेरा न नुकसान हुआ ,
 रहने दे अपने बनावार की पुरखिश मोला ।
 वन्दा आमी^२ नहीं पर तू भी तो रहमान हुआ ॥

१ पाप २ पापी

یاران موافق ہم از دست شدند
 در پاسے اجل یگان یگان پست شدند
 بودند بہ یک شراب - در مجلس عمر
 دورے دورے پیشتر زما - مست شدند

نقد ہستی سے - جو احباب تہی دست آئے
 گھیل میں زینت کے سب موت سے ہی پست آئے
 بزم ہستی میں تھا گواہ ایک سا ہی دور شراب
 ہم سے پہلے ہی وہ دو گھونٹ میں مر گئے

نکدے ہستی سے جو اہوال تھے دست ہوئے ।
 خیل میں زینت کے سب موت سے ہی پست ہوئے ،
 بزم ہستی میں تھا گواہ ایک سا ہی دور شراب ۔
 ہم سے پہلے ہی وہ دو گھونٹ میں مر گئے ॥

۱ پیچھڑنا

For some we loved, the loveliest and the best
 That from his Vintage rolling Time hath prest,
 Have drunk their Cup a Round or two before,
 And one by one crept silently to rest.



गो गो हरि पावत न सफतम हरग
 दर दर रहत दरख न सफतम हरग
 नुमिद नम - डारगार करमत
 डार कर डार डार न सफतम हरग

जबिन डे गो हरि पावत डी गो सजाय नहिन
 अर डे अशक नदमत डी डार नहिन
 डे डारगार करम से डरी नहिन डार डार
 कर डिन ने डी के डो डो डी डार नहिन

जबों^१ डे गोहरे तासत डी गो सजाये नहीँ ।
 अगरचे अशक निदामत कभी डहाय नहीँ ,
 डे डारगाहे^२ करम से डरी नहीँ डायूस ।
 डी डे ने एक के डो डो डनाये नहीँ ॥
 डार २ दरवार

بارحمّت تو من از گنہ نیشم
یا تو شد تو زرنج ره نیشم
مگر لطف تو ام سفید روانگیزد
یک ذره ز نامۀ سیاه نیشم

तेरी रहमत पे य़की तू ग़नहगार बना
ये हक़ीक़त से के दानसता ख़ताकार बना
एक तेरी शान क़रिमी के दिखाने के लिये
मैं ने हर जुम किये दागी व ग़द्दार बना

तेरी रहमत पे यकी था नो गुनाहगार बना ६
यह हक़िकत है कि दानिसता^१ ख़ताकार बना ,
एक तेरी शाने क़रिमी के दिखाने के लिये ।
मैं ने हर जुम किये दागी व ग़द्दार बना ॥

१ जान बूझ कर

اے کوزہ گرا ! بگوشش اگر ہشیاری
 تا چند کنی بر گل آدم خوار ی
 انگشت فریدوں و سرخسرو
 بر چرخ نہادہ - می پنداری

کوزہ گریہ تری مدہوشیاں کچھ بھی چھ خبر
 خوار کس در حسرت سے ہاتھ ہوئی خاک شبر
 چاک پر تونے چڑھایا کسے کچھ غور تو کر
 تیری مٹی میں ہیں ذرات کبیر و اکبر

کूजा गर यह तेरी मदहोश्याँ कुछ भी है त्वर ।
 त्वदार किस दरजा तेरे हाथ हुई खाकेबशर^१ हुये ,
 चाक पर तूने चढाया किसे कुछ गौर तोकर ।
 तेरी मिट्टी में हैं ज़रराते कबीरोश्कबर^२ ॥

१ पादमी २ छोटे बड़े

“Why,” said another, “Some there are who tell
 Of one who threatens he will toss to Hell

The Luckless Pots he marr’d in making—Pish !

He’s a Good Fellow, and ‘twill all be well.”



احوالِ جہاں پر ولیم آساں می کن
وانعالِ بدیم ز خلقِ پنهان می کن
امروز خوشم بدار و فر د ا بار من
انچه از کرم توئی سزد آں می کن

ہر چند بد اعمال و گنہگار ہوں میں
مالکِ تری رحمت کا طلبگار ہوں میں
دنیا میں تو آرام سے جینے دے مجھے
محشر میں سزاؤں کا سزاوار ہوں میں

ہر چند بد اعمال و گناہگار میں ۱
مالکِ تیری رحمت کا تلوارگ میں،
دنیا میں تو آرام سے جینے دے مجھے ۱
محشر ۱ میں سزاؤں کا سزاوار میں ۱۱

اے نیک نہ کردہ بدیہہ کر دہ
 ونگاہ بہ لطف حق تو لا کر دہ
 برحق ممکن تیکسہ کہ ہر گز نہ ہو دہ
 نا کردہ چو کردہ - کردہ چوں نا کردہ

تیسکی تونہ کی - عسر گناہوں میں گزاری
 تجھ ایسی تو نادان نہیں رمتب با ری
 غفار ہے پر عذر کو بھی اس کے نہ بھول
 ممکن ہے کہ رمت پہ عدالت پڑے بجاری

نہی تو ن کی उम्र सुनाती में गुजारी ।
 तुम ऐसे तो نادان नहीं रहमत वागी ،
 غفار ۱ ہے पर عذر को भी उसके न भूल ।
 सुनलिन है ते रहमत पे عدالت पड़े भारी ॥

انڈرچہ بجز مے است کوتاہی یہ
مے ہم زلف بتاں خسرو گاہی یہ
مستی و قلندری و گسراہی یہ
یک جسر مے ز ماہ تا ماہی یہ

بہتر ہے ۔ سوائے کے ۔ ہر چیز میں کوتاہی
مے کیا ہے ۔ مجسم اک محبوب سحر گاہی
مستوں کو ۔ نقیصری میں ۔ بہتر ہے یہ کمرای
اک گھونٹ میں ہی روشن ہیں ماہ سے تا ماہی

بہتر ہے سوا کے ہر چیز میں کوتاہی
مے کیا ہے مجسم اک محبوب سحر گاہی
مستوں کو نقیصری میں بہتر ہے یہ کمرای
اک گھونٹ میں ہی روشن ہیں ماہ سے تا ماہی ॥

۱. بھر کی رنگت جیسا

Whose secret presence through creation's veins
Running quick silver-like eludes your pains ;
Taking all shapes from Mah to Mali and
They change and perish all—but he remains



ہر کہ تو بہ کر دیم ۔ شکستیم ہم
 بر خود و رنگ و نام بستیم ہم
 عییم مکنید ۔ اگر کتم بے خسروی
 کز بادہ عشق ۔ مست ہستیم ہم

مستقل ناز تھا رحمت پہ تو ۔ توڑی تو بہ
 شام کو توڑ کے پھر صبح سے جوڑی تو بہ
 عیب جو ایک ہی تو یہ پہ تری گت یہ بنی
 ہم نے تو عمر گزاری کہ نہ چھوڑی تو بہ

مستکمل ناز تھا رحمت پہ تو، توڑی تو بہ :
 شام کو توڑ کے پھر صبح سے جوڑی تو بہ،
 عیب جو ایک ہی تو یہ پہ تری گت یہ بنی
 ہم نے تو عمر گزاری کہ نہ چھوڑی تو بہ ॥

ما یقیم بہ لطف حق تو لا کر د ۵
 و ز طاعت و معصیت تیرہ کردہ
 آنجا کہ عنایت تو باشد - باشد
 نا کردہ چو کردہ - کردہ چوں نا کردہ

بیکار تردد میں یاں عسر نہیں کھوئی
 آنسکوں سے یہ عیبیاں کی کچھ نزد نہیں دھوئی
 رحمت کے کرشموں سے ممکن تو ہے اسے زاہد
 اُن ہونی کی ہونی ہو - اور ہونی کی اُن ہونی

دیکھو نغمہ مد میں ۱ گا اس نثری گائی ۔
 اذکار میں یہ لکھا - وہ کڑی گد نہی دانی ،
 رحمت کے کرشمہ میں ممکن ہو ہے نہ جادو ۔
 اُن ہونی کو ہونی ہو اور ہونی کو اُن ہونی ॥

روزیت خوش و ہوا نہ گرم است نہ سرد
 ابراز رخ گلزار ہی شوید گر و
 بلبس بہ زبان حال خود یا گل زرد
 فریاد ہی زندگے باید خور و

کیا سہانا ہے یہ موسم کہ ہوا گرم نہ سرد
 ابراز نے دامن گلزار سے دھو ڈالی گرد
 ہیں صدائیں کسی بلبس کی کہ اے دل والو
 مے کی سرخی سے بدل ڈالو جو ہیں پھرے زرد

کھا موہانا ہے سما یہ موسم کی ہوا گرم نہ سرد
 ابراز نے دامن گلزار سے دھو ڈالی گرد،
 ہیں صدائیں کسی بلبس کی کہ اے دل والو
 مے کی سرخی سے بدل ڈالو جو ہیں پھرے زرد ॥



تا چند کنم عرصہ نادانی خویش
 بگرفت دل من ز پریشانی خویش
 ز تار مغاں کہ بر میاں بستم چست
 دانی ز چہ از سنگ مسلمان خویش

جب ادا مجھ سے کبھی دین کے ارکان نہوں
 اہل دیں کیوں مری جانب سے پشیمان نہوں
 اس لئے میں نے بھی ز تار سکے میں ڈالا
 میرے کردار سے بدنام مسلمان نہوں

جب ادا مجھ سے کبھی دین کے ارکان نہ ہوں !
 اہل دیں کیوں مری جانب سے پشیمان نہ ہوں،
 اس لئے میں نے بھی ز تار سکے میں ڈالا !
 میرے کردار^۲ سے بدنام مسلمان نہ ہوں ॥

پہلے ۲ اعمال

گویند مرا کہ سے پرستم رستم
گویند مرا عارف رستم رستم
از ظاہر من نگاہ بسیار ممکن
کاند ر باطن چنانکہ تبستم رستم

کوئی میخوار کی صورت مجھے پہچانتا ہے
کوئی صوفی، کوئی عارف مجھے گردانتا ہے
ظاہر حال سے دنیا کا اُلجھنا بیکار
میرے باطن کی حقیقت کو خدا جانتا ہے

کوئی مہر وار کو سूरन मुझे पहचानता है ।
कोई सूफी, कोई आरिफ मुझे गरदानता है,
जाहिर हाल से दुनिया का उलभना बेकार ।
मेरे वानिन^१ को हकिकत खुदा जानता है ॥

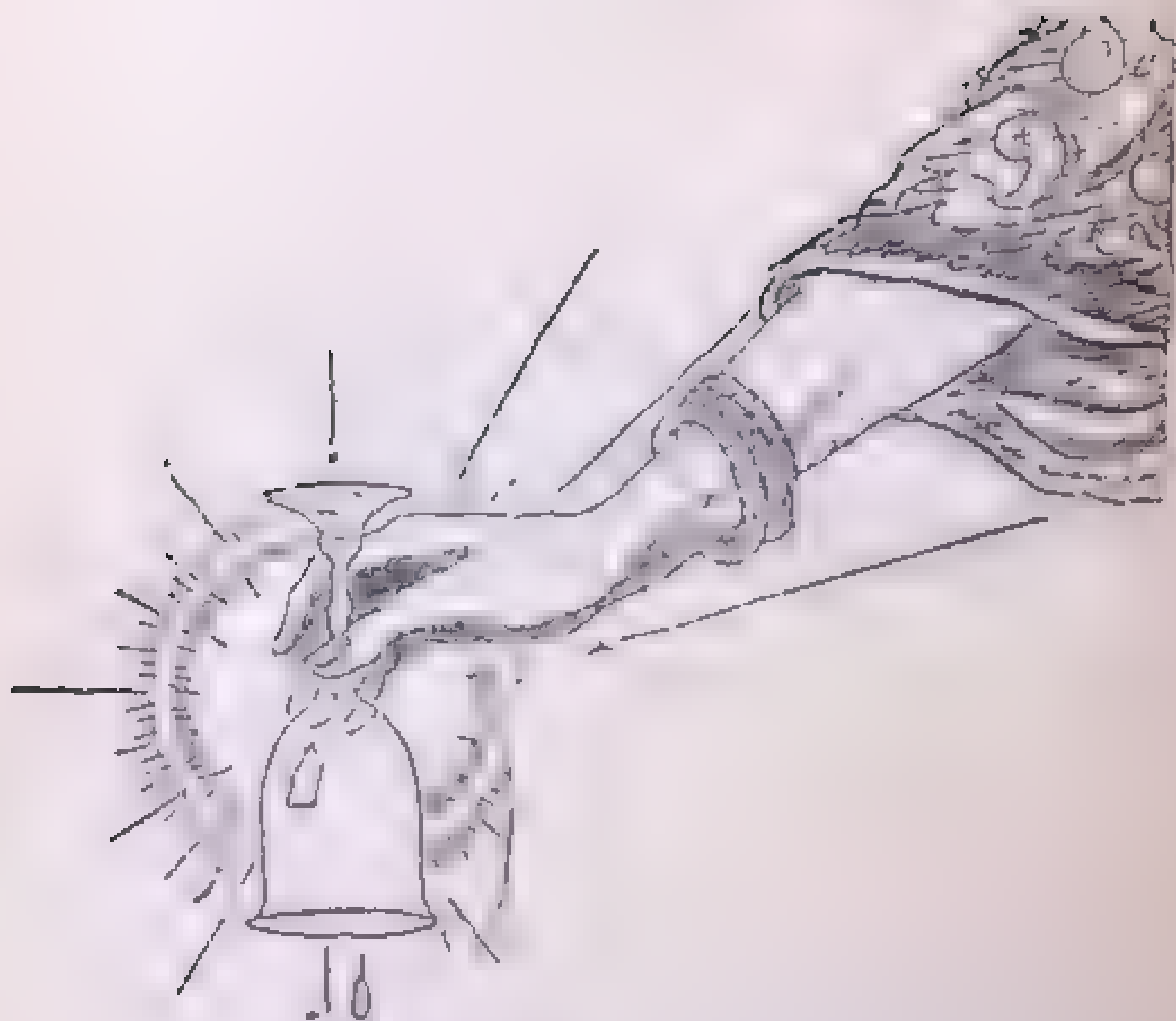
१ अन्दर

شب نیست کہ عقل در تخیل نہ شود
 و بگرید کنارِ من - پر از در نہ شود
 پرے نشو و کاسے سر از سودا
 اُن کاسے کہ سبزگوں بود پر نشود

دُنیا کو تجھ سے یہ دل تکتا ہے
 ہر چیز کے ہتھیا نے ہیں جی لگتا ہے
 اس کاسے سر کو کہیں بھرتی ہے ہوس
 اٹا ہوا ساغر کوئی بھر سکتا ہے

دُنیا کوں تہیور^۱ سے یہ دل تکتا ہے ।
 ہر چیز کو ہتھیانے میں جی لگتا ہے،
 اس کاجایے سر کو کہیں بھرتی ہے ہویس ۱
 اُٹا ہوا ساگر کوئی بھر سکتا ہے ۱۱
 ۱ ہیرانی

And when like her, oh Saki, you shall pass
 Among the Guests Star J scattered on the Grass,
 And in your joyous errand reach the spot
 Where I made One-turn down an empty Glass :



یا رب من اگر گناہ بے حد کردم
 بر جان و جوانی و تن خود کردم
 بچوں بر کمرست و ثوق کلتی کردم
 بر گشتم و توبہ کردم و پد کردم

میرے اللہ! جو عصیاں کو جواں میں نے کیا
 اپنی ہی جان و جوانی کا زیاں میں نے کیا
 جرم سنگیں۔ مری توبہ ہے کہ عرفاں نہ تھا
 اس کے معنی تری رحمت کو گراں میں نے کیا

میرے اللہ! جو جسارے کو جواں میں نے کیا۔
 اپنے ہی جان و جوانی کا جیڑا میں نے کیا،
 جرم سگی میری۔ توبہ ہے کہ عرفان نہ کیا۔
 اس کے معنی تیری رحمت کو گراں میں نے کیا ॥

مناظرین نہ بری کہ از جہاں می ترسم
 و ز مردن و ز رفتن جہاں می ترسم
 مردن چہ حقیقت است ز اں با کم نیست
 چوں نیک نہ زبستم از اں می ترسم

ڈر موت کا نہ زیت کا جویندہ ہوں
 جھٹک کی بھی قہلت ہے مجھے زندہ ہوں
 موت آئی ہے وہ کل نہیں آج آجائے
 سچ بوجھ تو اعمال سے شرمندہ ہوں

ڈر موت کا نہ جیست کا جویندا¹ ہے ۔
 جہ تک کی بھی مہلت ہے مہمہ جیندا ہے ،
 موت آئی ہے وہ کل نہیں آج آجائے ۔
 سچ پوچھو تو آمان سے شرمندا ہے ॥
 جی

میسلم بہ شرابِ تاب باشد و دوائم
گو شتم یہ نے در بابِ تاب باشد دوائم
گر خاک مرا کوزه گراں - کوزه گفتند
آں کوزه پر از شراب باشد دوائم

ذوقِ مے نوشی کو اللہ تو رکھنا قائم
نغمہ دے دے ہی افطار کرے گا صائم
مر بھی جاؤں تو سراچی میں مری خاک لگے
وہ سراچی بھی مے تاب سے پر ہو دوائم

जोके मेय नोशी को अल्लाह तू रखना कायम ।
नगमा व मय से ही अफतार करेगा कायम,
मर भी जाऊँ तो सुराही में मेरी खाक लगे ।
वह सुराही भी मये नाव से पर हो दायम ॥

“Well,” murmured one, “Let whose make or buy,
My Clay with long Oblivion is gone dry :
But fill me with the old familiar Juice,
Me thinks I might recover by and by.”



با نفس ہمیشہ در بندم چه کنم
 و ز کردہ خوشتن به دردم چه کنم
 گیرم کہ زمین در گذرانی به کرم
 آن شرم کہ دیدی کہ چه کردم چه کنم

کب نفس سے پیکار میں بر آتا ہوں
 اعمال کے انداز سے گھبرا تا ہوں
 مانا کہ خطا پوش ہے رحمت تیری
 پر منہ بھی دکھاتے ہوئے شرما تا ہوں

کب نفس سے پکار میں بے آتا ہوں
 اعمال کے انداز سے گھبرا تا ہوں
 مانا کہ خطا پوش ہے رحمت تیری
 پر منہ بھی دکھاتے ہوئے شرما تا ہوں
 ۱ کرم

بر خود - در کام و آذر و بر بستم
 و ز منت ہر تاس و کس و ارفستم
 گر صوفی مسجد و گرا ہب و یر
 من و اغم و از چنانکہ ہستم ہستم

دنیا سے تعلق نہیں جیسا ہوں میں
 دوری ہی مناسب کہ ایسا ہوں میں
 تم صوفی مسجد کہو یا را ہب و یر
 میں جانتا ہوں کون ہوں کیسا ہوں میں

دنیا سے تعلق نہیں جیسا ہوں میں ।
 دوری ہی مناسب کہ ایسا ہوں میں ،
 تم صوفی مسجد کہو یا را ہب و یر
 میں جانتا ہوں کون ہوں کیسا ہوں میں ॥

من بے مئے ناب زلیتن نہ تو انم
 بے جام کشیدہ بارتن نہ تو رنم
 من بندہ آن دم کہ ساتی گوید
 یک جام بگرو - من نہ تو رنم

کل سے جو پی نہیں ہے تو کیا غمہ حال ہے
 بے جام تن کا بوجھ بھی کھینچنا محال ہے
 حسرت یہ ہے کہ اتنی پیوں ایک دن توڑے
 ساتی کے کہ اور - کہوں میں محال ہے

کل سے جو پی نہی ہے تو کیا غمہ حال ہے ।
 وہ جان تن کا بوجھ بھی کھینچنا محال ہے،
 حسرت یہ ہے کہ اتنی پیوں ایک دن توڑے ।
 ساتی کے کہ اور کہوں میں محال ہے ॥

Another said—"Why, Ne'er peevish Joy
 Would break the Bowl from which he drink in boy
 Shall he that made the vessel in pure Love
 And fancy, in an after rage destroy



یک روز زندہ عالم آزاد بنیم
 یک دم زندن از وجوہ خود شاد بنیم
 شاگردی روزگار کر دم بسیار
 در دور جہاں ہنوز استاد بنیم

آلام زمانہ سے میں آزاد نہیں
 یوں جیتا ہوں۔ پر جینے سے میں شاد نہیں
 شاگردی دوراں میں بڑھا پاپہنچا
 اس عمر کے کھونے پہ بھی استاد نہیں

آلام^۱ زمانہ سے میں آزاد نہیں ।
 یوں جیتا ہوں پر جینے پہ مہ-ساد نہیں،
 شاگردیہ دوروں میں بڑھا پاپہنچا ۔
 اس عمر کے کھونے پہ بھی استاد نہیں ॥

تا بود لم ز عشق محسوسم نہ شد
کم بود ز اسرار کہ معلوم نہ شد
اکنون کہ ہی بنگرم۔ از روی خرد
معلوم شد کہ هیچ معلوم نہ شد

کہنے کو میں تحقیق سے محسوسم نہیں
اک نکتہ اسرار بھی معلوم نہیں
از روی خرد۔ اب جو یہ سب دیکھتا ہوں
معلوم ہوا خاک بھی معلوم نہیں

کہنے کو میں تہکیک سے محسوسم نہی ۔
اک نکتہ اسرار بھی مادم نہی،
अज्ञेये विरद^१ अब जो यह सब देखता हूँ ।
मालूम हुआ बाद भी मालूम नही ॥

مگزار کہ غصّہ در حصارِ ستِ گِرد
 واندوہ محال روژِ نگارِ ستِ گِرد
 مے خور بکنارِ سبزہ و آبِ رواں
 زان پیش کہ خاک در کنارِ ت گِرد

پینا چھوڑا۔ تو سمجھ لے کہ بلا نے گھیرا
 ان بلاؤں میں تو دشوار ہے جینا تیرا
 ساحلِ و سبزہ نہ پھوٹے تری نے نوشی میں
 اس سے پہلے کہ اجل کا ہوا دھرے پھیرا

پینا छोड़ा तो समझ ले कि बला ने घेरा ।
 इन बलाओं में तो दुश्वार है जीना तेरा,
 साहिलो सञ्जा न छूटे तेरी मनहूसी में ।
 इससे पहले कि अजल¹ का हो इधर फेरा ॥

Ah, make the most of what we yet may spend
 Before we too into the dust descend
 Dust into dust, and under dust to lie,
 Sans wine, sans song, sans singer and—sans end !



اے آہ کہ پیشِ بچِ محسوس نہ زخم
 واں دم کہ پیشِ بچِ ہمدم نہ زخم
 گر دریا بزم کہ جہیز تو کس می شنود
 حقا کہ ہمیں ہم از دم و دم نہ زخم

جرم افشائے محبت کا گوارا نہ کروں
 اشکِ غم کو میں کبھی آنکھ کا تارا نہ کروں
 گریہ سمجھوں کہ مری آہ کوئی سن لے گا
 موت اس ضبط میں آجائے تو چارہ نہ کروں

جرم افشاۓ محبت کا گوارا نہ کروں ।
 اشکِ غم کو میں کبھی آنکھ کا تارا نہ کروں،
 گر اے سمجھو کہ مری آہ کوئی سن لے گا ।
 موت اس ضبط میں آجائے تو چارہ نہ کروں ॥

من گوهر خود به قیمتِ کم نہ دہم
 وز تو بصد ہزار مرہم نہ دہم
 خاک در تو بہ مملکتِ ہم نہ دہم
 یک موئے ترا بہر دو عالم نہ دہم

گوہرِ عشق کی قیمت کبھی ارزاں نہ کروں
 داغِ دل پر کبھی اپنے کوئی مرہم نہ دھروں
 خاکِ در بھی تیری کسریٰ کی حکومت سے سوا
 جانِ زیست ہے گر میں تری چاہنت میں مروں

گوہرے دھڑکی کی قیمت کبھی ہر جاں نہ کرے۔
 داغ—دिल پر اپنے کوئی مرہم نہ دھرے،
 خاکے—دور بھی تیری کسریٰ کی حکومت کے سوا۔
 حیات—جیست ہیں اگر میں تیری چاہنت میں مرنے ॥

سہیلی

چوں بہت زمانہ در شتاب اسے ساتی
 پر نہ بہ کفم جام شراب اسے ساتی
 ہنگام صیوح - قفل پر ورز رہے سی
 سے وہ کہ برآمد آفتاب اسے ساتی

ہے وقت کو۔ جانے ہیں شتابی ساتی
 ہیں جہت ترے در پہ شرابی ساتی
 ہنگام صیوحی پہ بھی دروازہ بنید
 در کھول۔ بڑھا جلد گلابی ساتی

ہے بکھل کو۔ جانے ہے شتابی ساکی ।
 ہیں جہت ترے در پہ شرابی ساکی،
 ہے گامہ صوہی پہ بھی دروازا بند ।
 در کھول بڑھا جلد گلابی ساکی ॥

۱ شراب

The vine had struck a fibre, which about
 It clings my being—let the Sufi flout
 Of my base metal may be filed a key.
 That shall unlock the door he howls without



از باد شود تکبیر۔ از سر بلکم
و ز بادہ شود کشادہ بنید حکم
ابلیس اگر زیارہ خوردے یک دم
کردے دو ہزار سجدہ پیش آدم

نشے سر مغرور کو ختم کر دیتا
کھول کر آنکھوں کو۔ خود بینیاں کم کر دیتا
کہیں دو گھونٹ چو پی لیتا۔ ازل میں شیطان
اپنی پیشانی کو سجدوں میں ہی ضم کر دیتا

نشاۓ مہر سہرے مگرور کو ختم^۱ کر دیتا ।
خول کر آنکھوں کو خود بینیا^۲ کم کر دیتا،
کہیں دو گھنٹ جو پی لیتا ازل^۳ میں شیطاں
اپنی پیشانی کو سجدوں میں ہی ضم^۴ کر دیتا ॥

بھوکانا ۲ نجر ۳ آخری সময় ۴ مٹا دیتا

جائے دے ساقی بر لبِ کشت
 ایں جملہ مرا نقد و ترانیہ بہشت
 مشو سخن بہشت و دوزخ از کس
 کے رفت بہ دوزخ و کے آمد ز بہشت

نامعجار ساقی دے اور یہ ساحل کی بہار
 یہ تو سب نقد یہاں آپ کی جنت ہے ادھار
 آپ ہیں جنتی۔ افسانہ جنت تو درست
 یہ تو سرماییں کہ ہو آئے جہنم کے بار

ناسیحاؑ ساخی و مہم اور اے ساحل کی بھار۔
 یہ تو سب نقد یہاں آپ کی جنت میں اُدھار،
 آپ ہیں جنتی افسانہ جنت تو درست۔
 یہ تو سرمایے کہ ہو آئے جہنم کے بار ॥
 نسیحہ کرنے والا

ی پر سپیدی کہ پست این نقش مجاز
گر بر گویم - حقیقتش هست دراز
نقشے ستا پدید آمدہ از دریا کے
رنگاہ شدہ بقتر آں دریا باز

تو پوچھتا ہے مجھ سے ہے کیا نقش مجاز
اب کیا میں کہوں اس کی حقیقت ہے دراز
ایک بلبلہ دریا سے اٹھاتا ہے سر
لہروں میں فنا ہوتا ہے کھیر بے آواز

تو پوچھتا ہے مجھ سے کیا نقش مجاز
اب کیا میں کہوں اس کی حقیقت ہے دراز
ایک بلبلہ دریا سے اٹھاتا ہے سر
لہروں میں فنا ہوتا ہے کھیر بے آواز

With earth's first clay they dio the last man's knead
And then of the last harvest sow'd the Seed ;
Yea, the first morning of creation wrote
What the last dawn of reckoning shall read.



چوں کار نہ بر مراد ما خواهد بود و
 اندیشه و جهد ما کجا دارد سود و
 پیوسته نشسته ایم - در حیرت آنکه
 دیر آمده ایم - رفته می باید زود

کب کہنا مشیت نے کسی کا مانا
 خاموشش یو نہی رہتا ہے مرد وانا
 گم بیٹھے ہیں ہم تو اسی اُلجھن میں یہاں
 پہنچے تو بڑی دیر سے جلدی جانا

کب کہنا مشیت^۱ نے کسی کا مانا ।
 خاموش یوں ہی رہتا ہے بے دانا،
 غم बैठے ہے، ہم تو इसी उलझन में यहाँ ।
 पहुँचे तो बड़ी देर से जल्दी जाना ॥

کسمن

در دائرہ وجود دیر آئندہ ایم
 و ز پایہ مردی بہ زیر آئندہ ایم
 چون عمر نہ برادر مای گذر و
 اسے کاش سر آمدے کہ سیر آئندہ ایم

تخلیق کی ترتیب میں اندھیرا ہوا
 انسان حواش سے یہاں زیر ہوا
 ناشادی میں یوں عمر گزاریں کتبک
 تقدیر سے جی سیر ہوا

تخلیف' کی ترتیب میں اندھیرا ہوا
 انسان-ہوادست سے یہاں زیر ہوا
 ناشادی میں یوں عمر گزارے کب تک
 کیتا اے میتے جینے سے جی سیر ہوا ॥

۱ پیدا کرنا

اے رفتہ بچو گاں تفسا ہچو ں گو
 چپ بیخورد راست می رود ہیسچ مگو
 آنکس کہ ترا فگند اندر تلک و پلو
 اوداند و اوداند و اوداند و

بچو گاں کہ ہستی میں ارے تیسرا وجود
 اک گیند ہے ۔ اور ضرب پہ ہے تیری نمود
 اس کھیل میں جس نے کھتے لا ڈالا ہے
 ہے پیش نظر اس کے زیان و بہرود

چوگا نے گدھ—ہستی میں اترے تیرا وجود
 ایک گدھ ہے اور جرب پہ ہے تیری نمود،
 اس खेल میں جس نے تہ لہ ڈالہ ہے
 ہے پیش نظر اُس کے جان و بہرود ॥



اے آنکہ پید گشتم از قدر تب تو
 پروردہ شدم بہ ناز و نعمت تو
 صد سال بہ امتحان گنہ خواہم کرد
 یا جرم من هست بیش یا رحمت تو

مجھ سے بے پوچھے یہاں لائی ہے قدرت تیری
 تب تو بیاک بنا کے ہے عنایت تیری
 یوں کر بستہ گناہوں پہ ہوں دیکھوں تو سہی
 کون بڑھتا ہے مرے جرم کہ رحمت تیری

مُجھ سے بے پوچھے یہاں لائی ہے کُدرت تیری ।
 تب تو بے باک بناوے ہے اُنایت^۱ تیری،
 یوں کمر و ستار گناہوں پہ ہوں دیکھوں تو سہی ।
 کون بڑھتا ہے میرے جرم کی رحمت تیری ॥

سازندہ کار مردہ و زندہ تو ہی
 وارندہ این چرخ پراگندہ تو ہی
 من گرچہ بدم - صاحب این بندہ تو ہی
 کس را چہ کند کہ آفرینندہ تو ہی

تو ہی خود خلق کا والی ہوا مختار ہوا
 امر تقدیر ہوا جو مرے غفار ہوا
 میں بڑا ہوں تو بتا کون ہے خالق میرا
 کس کو الزام دوں لوں میں ہی خطا دار ہوا

تو ہی خود خالق^۱ کا وانی ہوا مختار ہوا ।
 ہمارے تقدیر ہوا جو میرے گُہگار^۲ ہوا ،
 میں بڑا ہوں تو بتا کون ہے خالق میرے ।
 کس کو الزام دوں تو میں ہی گناہگار ہوا ॥

۱ ईश्वर २ दुनियां

مشیار کہ روزگار شور انگیز است
 این منتشیں کہ تیغ دوراں تیز است
 در کام تو گذر زمانہ لوزیشہ ہست
 ز ہمارے درمیر کہ زہر آمیز است

دھوکے میں نہ آجے یہ زمانہ غدار
 اس دور کی مشہور دو دھاری تلوار
 دنیا کی نوازشی میں بھی خطرہ ہے بہت
 ظاہر میں بڑا پیار - بغل میں تلوار

دھوکے میں نہ آجے یہ زمانہ غدار ।
 اس دور کی مشہور دو دھاری تلوار،
 دنیا کی نوازش میں بھی خطرہ ہے بہت ।
 ظاہر میں بڑا پیار بغل میں تلوار ॥

۱ مہربانی

Ash Love ! could you and I with Him conspire
 To grasp this sorry Scheme of Things entire,
 Would not we shatter it to bits and then
 Re-mold it nearer to the Heart's Desire !



در کتم عدم خفته بدم - گفتی خیز
 در آب جہاں دور جہاں شور انگیز
 واکنوں کہ بہ فرمان تو ام جبرائیم
 انقصہ چیاں دار کہ کج دار و مسریر

آغوش عدم چھوڑی - جہاں ہیں آئے
 تھا بحیر فنا - جس میں کہ غوطے کھائے
 اس حکم پہ حیران ہوں کہ جام حیات
 رکھ بیٹھا مگر بوند نہ گرنے پائے

آگوش، ادم^۱ छोड़ी जहाँ में आये ।
 था वहर—फना^۲ जिसमें कि गोते खाये ,
 इस हुक्म पे हैरां हूँ कि जामे हयात^۳ ।
 रख टेढ़ा मगर बूंदें न गिरने पाये ॥

۱ سبگ ۲ موت کا ساگر ۳ زندگی کا جام

بچوں حاصل آدمی دریں شورستان
 جسز خوردن غصہ نیست تا کندن جاں
 خرم دل ست آں کہ زبیت جہاں زد و پرفت
 و آسودہ کے کہ خورد نیامد بہ جہاں

آسودہ کے رکھتا ہے یہ دور جہاں
 جیتے ہیں مگر زبیت کا حاصل ہے زیاں
 جو جلد گیا یہاں سے وہی ہے خوش وقت
 خوش بخت وہی ہے کہ جو آیا نہ یہاں

آسودا^۱ کیسے رکھتا ہے یہ دورے جہاں
 جیتے ہیں مگر جیست کا حامل ہے جیا^۲،
 جو جلد گیا یہاں سے وہی ہے خوش وقت
 خوش بخت وہی ہے کہ جو آیا نہ یہاں ॥

۱ آرام سے ۱ پرکاش

از حادثہ زمان آئندہ پیس
 و نہ ہرچہ رسد چو نیت پابندہ پیس
 این یکدم نقد را غنیمت میدان
 از رفتہ میندیش و ز آئندہ پیس

آئندہ حوادث کو تو معلوم نہ کر
 اس حال کا بھی ہونا ہے احوال دگر
 جو دم بھی گزرتا ہے حقیقت ہی سمجھ
 ماضی کا نہ کر رنج نہ آئندہ سے ڈر

आइन्दा ह्वादस^I को तो मालूम न कर ।
 इस हाल का भी होता है अह्वाले दिगर,
 जो दम भी गुजरता है हकीकत ही समझ ।
 भाजी का न कर रेज न आइन्दा से डर ॥

१ मुसीबतें

Ah, by my Computations, people say,
 Reduce the Year to better reckoning ! Nay,
 'Twas only striking from the Calendar
 Unborn To-morrow and dead Yesterday.



اسے پیار۔ ز روزگار۔ باش آسودہ
 زندہ دہ۔ زمانہ کم خور از۔ بیہودہ
 چوں کسوت عسبر بر منت خاک شود
 چہ کردہ و چہ گفتہ و چہ تابودہ

بند آلام سے کر۔ اپنے کو توحید پر
 کچھ تو آسودگی لازم ہے قریب سے قضا
 جامہ عمر جو بوسیدہ ہوا تن پہ تر سے
 پھر کیسے یاد کر کیا تو نے کیا۔ کیا نہ کیا

بد حال سے کر اپنے کو تू جلد رها ।
 कुछ तो तो आजुंदगी १ लाजिम है करी तेरे कजा २ ،
 जामा ए उम्र जो बोसीदा ३ हुआ - तन पे तेरे ।
 फिर किसे याद कि क्या तूने किया' क्या न किया ॥

मायूसी २ मोत का हाथ ३ पुराना

. روم پاک ، صل و عاقل آ میسر
 وز تا اہلان - ہزار فرسنگ گریز
 مگر زہر و بدتر از خسرو مند بہ نوشش
 و نوشش رسد ز دست تا اہل برین

دوستی اپنی ہر اک عاقل و اشرف سے بڑھا
 دست جہاں کی بے باکی سے دامن کو بچھا
 زہر بھی دے جو خسرو مند تو اس کو پی لے
 شہد تا اہل اگر دے تو اُسے منہ نہ لے

دوستی اپنی ہر اک عاقل و اشرف سے بڑھا ।
 دستان جہاں کی دھاکا سے دامن کو بچھا ،
 زہر بھی دے جو خیر میں دے تو اُسکو پی لے ।
 شہد تا اہل اگر دے تو اُسے منہ نہ لگا ॥

چوں آب بہ جو بہار و چوں باد بہشت
 روز و گز از عمر من و تو یہ گزشت
 تا من با شمع فسم دور و ذہ نخورم
 روزی کہ نہاں است در روزیکہ گزشت

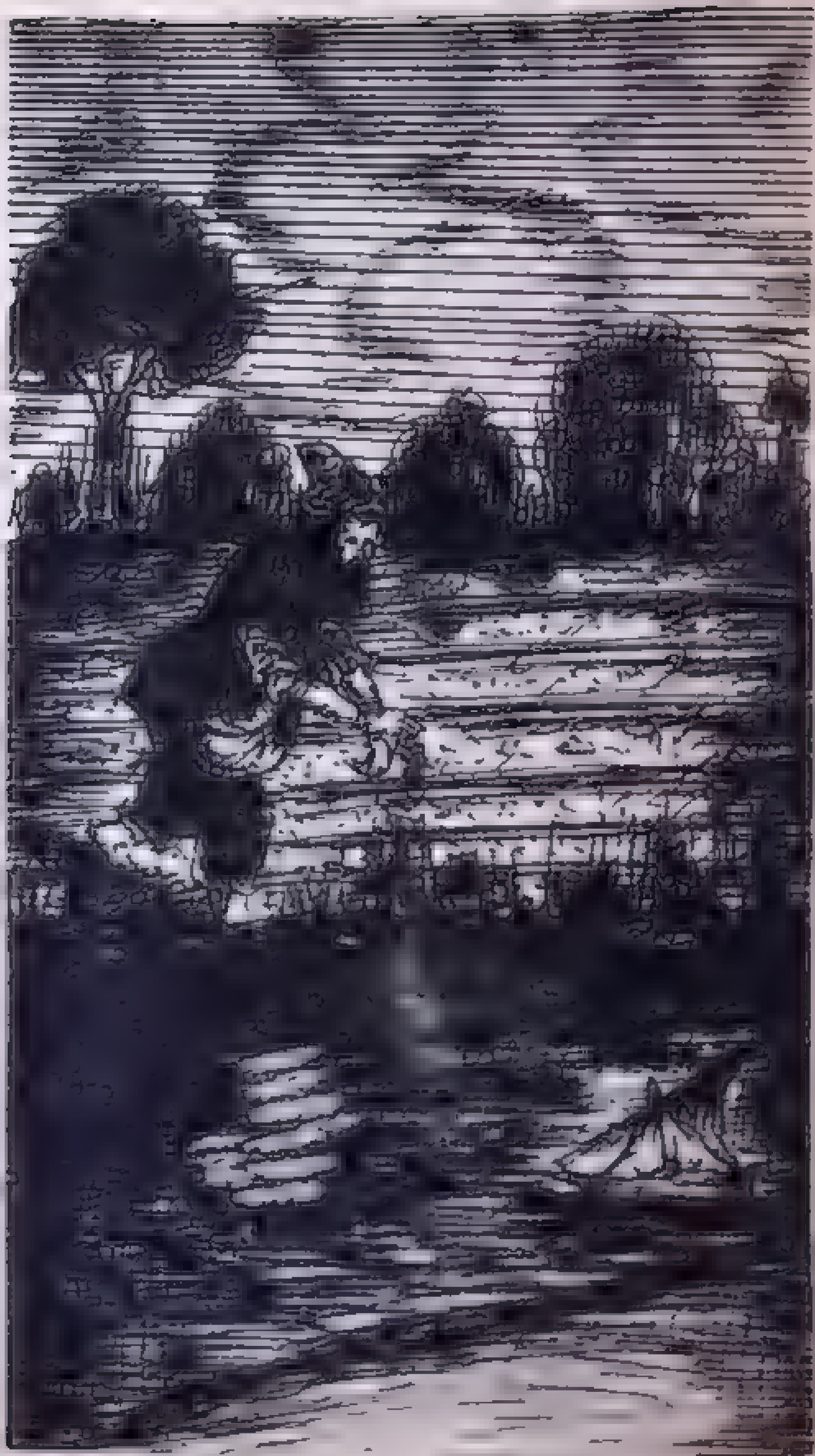
صحرا کی ہوا - نہر کا بہت پانی
 ہے عمر رواں بھی یوں ہی آنی جانی
 دن زیست کے دو - اُن کا یہ ماتم کیا
 گزری ہوئی کل - ایک جو کل ہے آنی

سہرا^۱ کی ہوا نہر کا بہتا پانی ؛
 ہے عمر رواں بھی یوں ہی جانی ،
 دن زیست کے دو ان کا یہ ماتم کسا ؛
 گزری ہوئی کل ایک جو کل ہے جانی ॥

رے گستان

(۹۲۹)

But if in vain, down on the stubborn floor
 Of Earth, and up to Heav'n's unopening Door,
 You gaze To-Day, while you are you—how then
 To-Morrow, when you shall be you no more ?



ایزد چو خواست آنچه من خواسته ام
 کے گرد و راست آنچه من خواسته ام
 گر جملہ صوابست کہ ۱۷ خواسته است
 پس جملہ خطاست آنچه من خواسته ام

اُس نے جو چاہا ہوا وہ ۔ مرا چاہا نہ ہوا
 مجھ سے ناکس کی طلب ہوگی نہ ناکس کے سوا
 کار ساز دو جہاں وہ ہے حکیم مطلق
 اس کا ہر فعل بجا ۔ میرے قیاسات خطا ۱

۱۔ اُس نے جو چاہا ہوا وہ میرا چاہا نہ ہوا
 ۲۔ مجھ سے ناکس کی طلب ہوگی نہ ناکس کے سوا
 ۳۔ کار ساز دو جہاں وہ ہے ہکویہٴ مطلق
 ۴۔ اس کا ہر فعل بجا میرے قیاسات
 ۵۔ خطا ۱۱

۱۔ توجھ ۲۔ پرماٹما ۳۔ کام ۴۔ اُممید ۵۔ گلت

اشب برماست کہ آورد ترا
 و ز پرده بدیں دست کہ آورد ترا
 نزدیک کسے کہ بے تو در آتش بود
 بچوں باد نمی جست کہ آورد ترا

جذبہ دل شب فرقت میں اٹھ لایا ہے
 جو حجابوں سے کچھ مستوں میں لے آیا ہے
 جو سلگتا تھا تری آتش فرقت میں سدا
 اُس نے ہستی کو ٹا کر ہی کچھ پایا ہے

ججواہے دلیں شے فوگن مے اسر لایا ہے ۱
 جو ہجاءوں^۲ مے تومے ماسن مے لے آایا ہے ،
 جو سلگنا یا تیری آتیش فوگن مے سدا ۱
 اُمنے ہمنی کو مٹا کر ہی تومے پایا ہے ۱۱

۱ جوداڑی ۲ آوگرہا پٹ

دورانِ جہار ہے وسائی بیچ است،
 بے زمرہ نام سرائی بیچ است
 ہر چند در احوالِ جہاں می نگرم
 حاصل ہمہ عشرت است و باقی بیچ است

بے سائی و بیچ ہے ہستی کا نظام
 بے نغمہ جو محفل ہے۔ ہمیں اس میں کلام
 پہنچے ہیں نتیجہ پر بڑے غور کے بعد
 ہستی نہیں بے سائی و بے نغمہ و جسام

وہ ساکی او مہ ہے ہستی کا نظام !
 وہ نغمہ جو محفل ہے ہمیں اُسے کلام ،
 پہنچے ہیں نتیجہ وہ بڑے غور کے بعد !
 ہستی نہ ہی وہ ساکی او نغمہ او جسام !!



یا رب بکشاے بر من از رزق در سے
 بے منتب مخلوق رساں ما حاضر سے
 از باوہ - چٹاں مست نگہدار مرا
 کز بے خبری - بنا شدم درد مر سے

اللہ نہ محتاج بنانا مجھ کو
 احسان سے دنیا کے بچانا مجھ کو
 دے پیئے کو اتنی کہ سدا مست رہوں
 افکار کی آفت سے چھڑانا مجھ کو

اللہ نہ محتاج بنانا مجھ کو !
 احسان سے دنیا کے بچانا مجھ کو ،
 دے پینے کو اتنی کہ سدا مست رہوں !
 افکار کی آفت سے چھڑانا مجھ کو ॥

۱ فیکروں

تن زن - چو بزیر فلک بے باکی
 مے نوش چو در جہاں آفت ناکہ
 چوں اول و آخرت بجز خاک کے نیست
 انگار کہ بر خاک نہی در خاک کی

دورِ گردوں میں مناسب تجھے خوئے تسلیم
 جام سے مال جو آفاتِ زمانہ ہیں منظم
 تیرا آغاز اسی خاک سے انجام بھی خاک
 یہ سمجھ لے کہ ابھی ہے تیرا خاک منظم

دوہرے گڑھ میں مٹنا مٹنا تو کہے تو
 جام سے دانا جو آفاتِ زمانہ
 تیرا آغاز اسی خاک سے انجام بھی خاک
 یہ سمجھ لے کہ ابھی ہے تیرا خاک منظم

۱. تکلیف

I must abjure the Balm of Life, I must,
 Scared by some After-reckoning ta'en on trust,
 Or lured with Hope of some Diviner Drink,
 To fill the Cup when crumbled into Dust.

دشمن کہ مرا ہمیشہ بد می بیند
حقاً کہ نہ از روی خسر و می بیند
در آئینہ ورون خودی بیگ
آن صورت مرد و ریگ، خور می میرد

میرا دشمن جو سدا بد مجھے نہلاتا ہے
اپنی بد بیتی کی یوں شان وہ دکھلاتا ہے
دل کے آئینہ پہ جس وقت وہ کرتا ہے نظر
مسخ چہرہ اسے خود اپنا نظر آتا ہے

मेरा दुश्मन जो सदा मुझे बतलाता है ।
अपनी बदवीनी की यूँ शान को दिखलाता है ,
दिल के आइना में जिस वक़्त वह करता है नज़र ।
भसख^१ चेहरा उसे खुद अपना नज़र आता है ॥

१ बिगाड़ा हुआ



برسنگ زد م دوش - سوئے کاشی
 سرمست بدم که کر م این اوباشی
 یاقین به زبان حال می گشت سحر
 من چو تو بدم - تو نیز چو من باشی

مستی میں جو کل میں نے سب کو توڑا
 تب فہم نے بدمستی کا بھاڑا پھوڑا
 یوں کہنے لگے مجھ سے شکستہ ریزے
 اس دہرے عالم نہ کسی کو چھوڑا

मस्ती में जो कल मैंने सब को तोड़ा ।
 तब फहम¹ ने बدمस्ती का भाड़ा फोड़ा ,
 यूँ कहने लगे मुझसे शिकस्ता² रेजे ।
 इस दहर³ ने सालम न किसी को छोड़ा ॥

१ बुद्धि २ टूटे हुए छोटे-छोटे टुकड़े ३ दुनिया

ابر لوقے مرا شکستی ر.تی
 بر من دُر عیش را بہ بستی ر.تی
 بر خاک فگندی سے گلگوں مرا
 خاکم بدہیں مگر تو مستی ر.تی

توڑا خیم سے۔۔ بادہ پرستی کیسی
 بے کیف سی رہ گئی ہے ہستی کیسی
 اشر مر سے عیش پہ کیوں ڈال خاک
 خاکم بدہن تیری یہ مستی کیسی

| | | | | | |
|------|-------------------|-----|-------------------------|------|------|
| توڑا | توڑے ¹ | میر | بادا پرستی ² | کیمی | ۱ |
| دیکھ | میر | رہ | گئی | ہے | کیمی |
| میر | میر | میر | پہ | کیمی | ۱ |
| میر | میر | میر | میر | میر | ۱۱ |

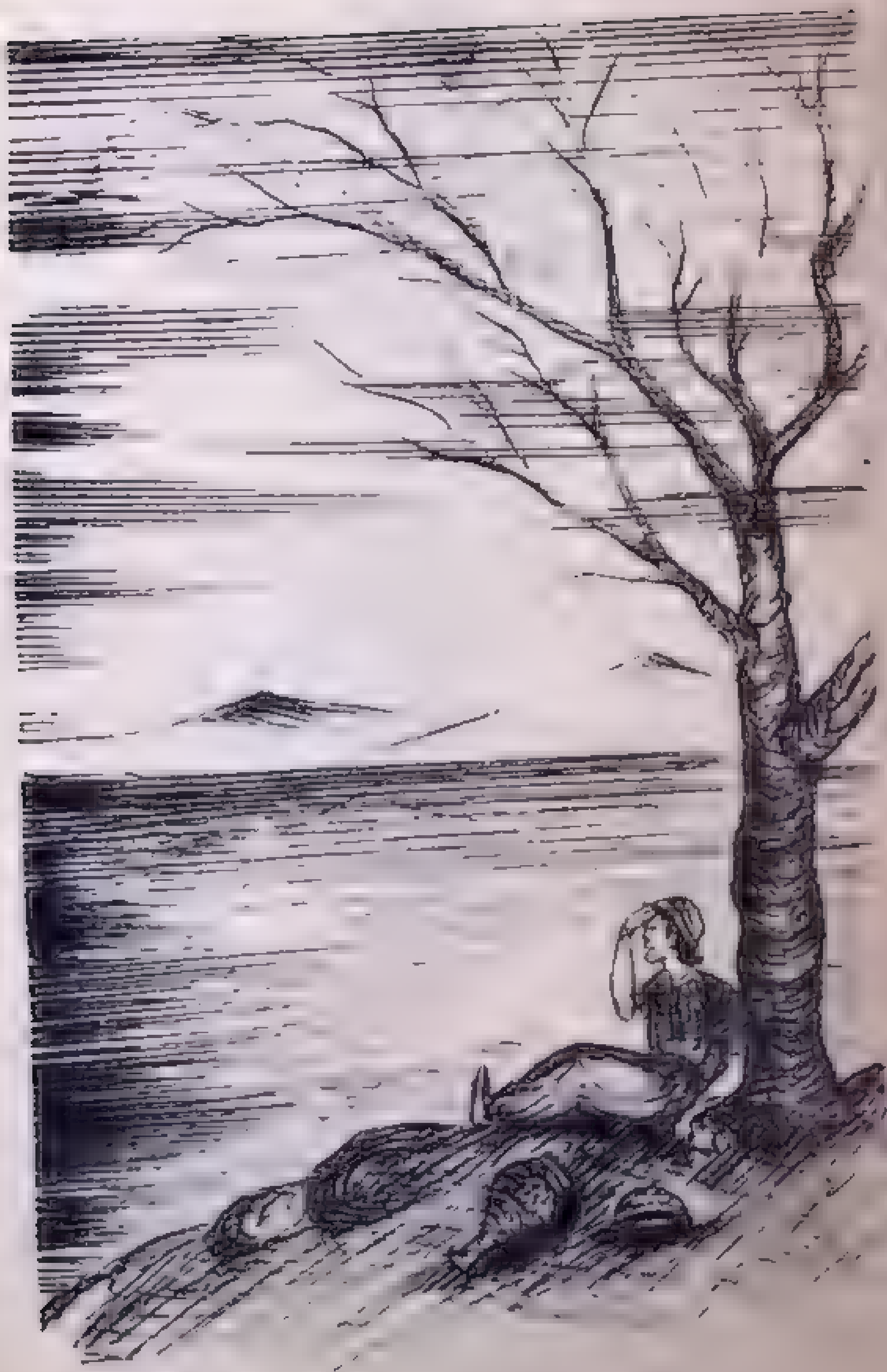
۱ پیاچا ۲ شراہ پونا

عیاقل غم و اندیشہ لاشے نہ خورد
 جگر جالم لبالب و پیای پے نہ خورد
 غم در دل و یازہ در صراحى باشد
 خاکش بر آن سر غم خوردے نہ خورد

عاقل ہے جو دل عیش میں بہلاتا ہے
 جاہل ہے جو دل فکر سے پر مانتا ہے
 شکر کے صراحی کو مصیبت دھوڑے
 بد بخت جو بے چھوڑ کے غم کھاتا ہے

آکلیل ہے جو دل عش میں बदلاتا ہے ।
 جاہل جو دل فکر سے भरमाता है ,
 शकरा के सुराही को मुसीबत डूँढे ।
 बदबخت^१ जो मय छोड़ के गम खाता है ॥

१ दुरे नसीब वाला



ما عاشق و مست و دے پرستیم ہم
 در کوے خرابات نشینیم ہم
 بگذشت ز قبح و حسن و از و اہم و خیال
 از ما مطلب ہوشش کہ مستیم ہم

واسطہ اچھے بُرے کا نہیں ہے نوشتوں سے
 حفظ ناموس کی تفسیر جنوں کو شوں سے
 کیا کہیں کیے سمجھدار ہیں یہ دیوانے
 ہوش کی پوچھنے بیٹھے میں جو مدہوشوں سے

واستا अच्छے بُرے کا نہیں منہوڑوں سے ।

ہفج^۱-ناموس^۲ کی تفسیر جنوں کو شوں^۳ سے ۔

کھا کہیں کیسے سمجھدار ہیں ایہ دیوانے ।

ہوش کی پوچھنے بیٹھے ہیں جو مدہوشوں سے ॥

۱ ہفجۂ کرنا ۲ ہفجۂ کرنا ۳ ہفجۂ کرنا

اں لعل در آہگینہ سادہ بیار
 و اں محرم و مونس - ہر آزار دہ بیار
 چوں بسدانی کہ عالم آمدہ خاک
 باد بیست کہ زود بگذرد - یادہ بیار

لا جام تہی میں ارغوانی بھر دے
 شمر دہ اُمنگوں جوانی بھر دے
 نتیجہ کو تو خیر ہے کہ ہے عالم فانی
 لا جلدی سے جہاں زندگانی بھر دے

لا جامے^۱ تہی میں اُمنگوں جواں بھر دے
 پشیمور دہ اُمنگوں میں جواں بھر دے
 تو بھلا تو خیر ہے کہ ہے عالم فانی
 لا جلدی سے جہاں زندگانی بھر دے

۱ زندگانی

And if the Wine you drink, the Lip you press,
 And in what All begins and end in. Yes

Think then you are To-Day what Yesterday
 You were—To-Morrow you shall not be less.

افسوس کہ سرمایہ زکف پیروں شد
 در دست اجل ہے جگر باخوں شد
 کس نامہ ازاں جہاں کہ پرسیدم ازد
 کا حوالہ مسافر ان عالم چوں شد

ہستی سے مری موت نے بازی جیتی
 یہ جام فنا عمر نہ کب تک پیتی
 لوٹ آتا عدم سے جو کوئی پوچھتا میں
 جو یاں سے گئے ان پہ کہو کیا . میتی

ہستی سے مہری موت نے دا جی جیتی ۔
 یہ جامہ فنا عمر نہ کب پیتی ॥
 لوٹ آتا عدم سے جو کوئی پوچھتا میں ۔
 جوں یہاں سے گئے ان پہ کہو کیا ۥ میتی ॥



صد بار بہ بستم و شکستم تو بہ
 فریاد ہی کند ز دستم تو بہ
 دیدم روز بہ تو بہ شکستم تو بہ
 امروز بہ ساغرے شکستم تو بہ

سو بار یوں ہی توڑ کے جوڑی تو بہ
 اک عمر گزاری کہ نہ چھوڑی تو بہ
 کل توڑا کھٹا تو بہ کی بنا پر ساغر
 پھر آج اسی ساغر نے ہے توڑی تو بہ

سو بار یوں ہی توڑ کے جوڑی توہا ।
 ایک عمر گزاری کہ نہ छोड़ी तोहा ,
 کل तोड़ा था · तोहा की बिनाह पर सागर ।
 फिर आज उसी सागर ने है तोड़ी तोहा ॥

مارا گو بند دوزخی باشد مست
 قویست خلاف - دل درد متوان بست
 گر عاشق مست دوزخی خواہد بود
 فردا یعنی بہشت ہچوں کف دست

مستوں کو جہنمی بنانے والے
 جنت کو بڑے ٹھاٹھ سے جانے والے
 محشر میں خدا والے ملیں گے کتنے
 دیر آنے سے فردوس بنانے والے

| | | | | | |
|--------------------|----|---------------------|-------|------|---------|
| مستی | کو | جہنمی | بنانے | والے | ۱ |
| جہنم | کو | ٹاٹ | سے | جانے | والے ۱۱ |
| مہشیر ^۱ | سے | خودا | والے | میلے | کتنے ۱ |
| ویرانے | سے | فیردوس ^۲ | بنانے | والے | ۱۱ |

مکالم ۲ سوان

ایام شباب رفت و خیل و چشمش
 تلخ است مرا عیش و دے می چشمش
 این قامت همچو نیل سرمن گشته کماں
 زہ کردہ ام از عصا و خوش می کشش

پیری نے سرور دیں اُنکیں شباب کی
 پہلا سا کیف ہے وہ مستی شراب کی
 کھاتیر سا جو قد وہ بنا جھک کے اب کماں
 شیرازہ بندی کیا ہو پرانی کتاب کی

پیری نے سرور کر دیں اُس کے شباب کی ۱
 پہلا سا کیف ہے نا وہ مستی شراب کی ۱۱
 یا تیر-سا جو کہ وہ بنا بھوک کے اب کماں ۱
 شیرازہ بندی ۱ کیا ہو پُرانی کتاب کی ۱۱

۱ بیکری ہڈی کو جوڑنا



آبادِ خرابات زے خوردنِ ماست
 خونِ دوہزارِ توبہ - گردنِ ماست
 گرمِ نہ کنم گناہِ رحمت چہ کند
 آرائشِ رحمت ز گنہ گردنِ ماست

میخانے کی عظمت ہے ہمارے دم سے
 توبہ کی لطافت ہے ہمارے دم سے
 موقوف گناہوں پہ ہے خالقِ کاکرم
 سچا پوچھیں تو رحمت ہے ہمارے دم سے

میخانے کی اجمت^۱ ہے ہمارے دم سے ।
 توبہ کی لطافت^۲ ہے ہمارے دم سے ،
 موقوف^۳ گناہوں پہ ہے خالق کا کرم ।
 سچ پوچھتے تو رحمت ہے ہمارے دم سے ॥

۱ مان ۲ نجاقت ۳ دم سے

رستم بہ خرابات بہ ایسان درست
 ز تار مغساں را بہ میاں بستم چست
 شاگرد خرابات زہد نامی من
 خستم بد را فکند و خرابات بہشت

شکل زاہد مجھے مسیخانہ میں جب پایا گیا
 کیا کہوں کیسی بڑی طرح نکلوایا گیا
 اس بہ بھی بس نہیں۔ ریندوں کی شرارت دیکھیں
 جام توڑے گئے اور فسرش بھی دھلوا یا گیا

شکستہ جاہد سوئے مہر خانہ میں جہ پا یا گیا ،
 کیا کھڑے کئی بڑی تہ نہ نکلتا یا گیا ۔
 اسی ہی کس نہی رندا کی شرارت دیکھو ،
 جام توڑے گئے اور فسرش بھی دھلوا یا گیا ॥

۱ نسیہت کرنے والا

اے واسے برآں دل کہ در دسوزے نیست
 سودا زودہ ہمسر دل افروز سے نیست
 روزے کہ تو بے بادہ لبسرخواری برد
 ضائع ترازاں روز - ترا روزے نیست

دل مردہ ہے وہ - جس میں کہ کچھ سوز نہیں
 کیا آئینہ گر عکس دل افسر روز نہیں
 جو دن بھی پیے بغیر اپنا گزرا
 بیکار تر اس روز سے اک روز نہیں

دیل مُردا ہے وہ جس میں کُچھ سوج نہی ۔
 کیا آئینا گر اُکس دل افسرِ روز نہی ॥
 جو دِن بھی پیے بگِیر اُپنا گُزرا ۔
 بیکار تر اِس روز سے اِک روز نہی ॥

گر بادہ خوری لو با خسرو منداں خور
یا با صنیعہ سادہ رخ و خنداں خور
بسیار محو، ورد مکن، و تاش ساز
اندک خورو، گہ گاہ خورو، پنہاں خور

جوئے کا شوق ہے پی جاس کے ذمی شعوروں میں
گلوں کی چھاؤں میں یا ناشگفتہ خوروں میں
نہ ڈگڈگا کے جو عسادت پڑے بھرم جائے
پھبک تھوڑی سی اوہ بھی نہ جی حضوروں میں

जो मय का गीत न पी जा के जीवन्त ॥ १ ॥
गुनो की छाया में या ना संगुक्ता रूप में
न उग लगा के जो आनन पर भग्न जाग ॥
दृषा के बोडी मो वह भी न जी रहस्य न ॥

دوسرے ہوس پتاں پتو حورم باد
 بدست ہمیشہ آب انگورم باد
 گو بند کساں - مرا خدا توبہ دلا د
 ادخود نہ دہد - من نہ کنم دورم باد

جام میں میرے سدا بادۂ انگور ہے
 دل کے دیرانے میں آباد یہی حور ہے
 لوگ کہتے ہیں کہ توبہ کی خدا دے توفیق
 میرا کہنا ہے - یہ توفیق ابھی دور ہے

جام میں میرے سدا بادۂ انگور رہے ।
 دل کے دیرانے میں آباد یہی حور رہے ॥
 لوگ کہتے ہیں کہ توبہ کی خدا دے توفیق ،
 میرا کہنا ہے یہ توفیق ابھی دور رہے ॥

تا بار - شراب جاں نزا بیم نہ دہ
 صد بوسہ فلک پر سر و پایم نہ دہ
 گونبد کہ توبہ کن - اگر دست آید
 جوں توبہ کنم - اگر خدا یم نہ دہ

میرا ساقی جسے - جب تک بھی سرفراز کرے
 کب یہ ممکن کسی باغی سے وہ کچھ ساز کرے
 کیوں یہ اصرار ہے - رستے ہوئے توبہ کر لو
 پھوڑ بھی اس کو جسے حق بھی نظر انداز کرے

(929)

मेरा माकी जिसे जब तक भी मरफराज करे ।
 कब यह मुमकिन किसी बागी से कुछ साज करे ॥
 क्यों यह अصرार है मरने हुए तोंचा कर लो ।
 छोड़ो इसकी जिसे हक भी नजर धंदाज करे ॥

ہم دست من نشتر بجائے نہ رسید
 ہم پائے تنہا یہ مقام سے نہ رسید
 دامن دل کہ بماندہ بود در ناکامی بود
 ہم عاقبت الامر بہ کاسے نہ رسید

سب سے ہی رہے ہر شے نہ آیا کوئی جام
 کو تشتر پہ بھی پایا نہ تنہا نے مقام
 ناکامی سے جو دل تھا شکستہ پہلے
 مایوسیوں نے اور بنایا ناکام

پیا سے ہی رہے ہاتھ نہ آیا کوئی جام ।
 کوشش پہ بھی پایا نہ تنہا نے مقام ॥
 ناکامی سے جو دل تھا شکستہ پہلے ।
 مایوسیوں نے اور بنایا ناکام ॥

۱ دھڑا دھڑا

With them the seed of Wisdom did I sow,
 And with mine own hand wrought to make it grow
 And this was all the Harvest that I reap'd—
 "I came like Water, and like Wind I go."



شب نیست کہ آہ من نہ جو زانہ رسد
 وز گریہ من . سیل بہ دریا نہ رسد
 گفتی کہ بہ تو . بادہ خورم . پس فردا
 شاید کہ مرا عسر بہ فردا نہ رسد

خون دل اپنا ترے ہجر میں کب تک میں پوں
 تابہ کے . زخم حیرت تار تمنا سے کیوں
 اب نہ ترسا مرے سانی مجھے پرسوں پہ نہ ٹال
 کیا ٹھکانہ ہے میں کل تک کبھی جیوں یا نہ جیوں

سنے. دل اپنا تیرے हिज्ज में कब तक मैं पियूं ।
 तावक्के ज़ख्मे ज़िगर तारे तमन्ना से सियूं,
 अब न तरसा मेरे सकी मुझे परसों पे न डाल ।
 क्या ठिकाना है मैं कल तक भी खियूं या न खियूं घी

بائے۔ کینارہ جو می باید لو و
 از غمشہ۔ کنارہ جو سے می باید لو و
 ایں نزہتِ عمر ما چو گل و دروز است
 خنداں لب و تانہ روئے می باید لو و

اچھا نہیں کہ غم پر مسرت کو دار دو
 ہر اک شکستِ ساغر سے گزوار دو
 کس دن کی زندگی ہے یہ۔ کس دن کی ہے بہار
 روئے سے نائزہ نہیں ہنسکر گزار دو

अच्छा नहीं कि नाम पे मुग़रन को दार दो ।
 हर इक शिकस्त सागर-मय से ग़वार दो ॥
 कै दिन की जिन्दगी है यह कै दिन की है बहार ।
 रौने से फ़ायदा नहीं हंस कर गुज़ार दो ॥

A Moment's Halt—a momentary taste
 Of being from the well amid the Waste.

And Lo !—the phantom Caravan has reach'd
 The Nothing it set out from—Oh, make haste !

بت خانہ و کعبہ - خسانہ بندگی است
 ناقوس و اذان - ترانہ بندگی است
 ہراب و کلیسا و - تسبیح و صلیب
 حقا کہ ہر نشانہ بندگی است

جو قیدِ مکال سے ہلاتر، پھر اُسکے لئے کا نشانہ کیا
 دل جسکا بھکا ہے اسکی طرف پھر کعبہ کیا بنانا کیا
 ناقوس و اذان سب ایک ہی ہیں - تسبیح کہاں کی قسطہ کیا
 جس زند کو ہے پینے سے غرض - پھر چلو کیا پیمانہ کیا

جو کد-مکا سے والا تر फिर उसके लिए
 काशना¹ क्या ।

दिल जिसका भुका है उसकी तरफ फिर कावा क्या

बतखाना क्या,

नाकूश¹ व अजां सब एक ही है तसबीह² कहाँ की

क्रशका क्या ।

जिस रिद को है पीने से गरज चुल्लू क्या

पैमाना क्या ॥

१ रहने का ठिकाना २ शख की आवाज ३ माला



کس مشکل اسرار ازل را نہ کشاد
کس یک قدم ارشاد پیروں نہ نہاد
من می نگرم نہ مبتدی - تا استاد
عجز است بدست ہر کہ از مادر زاد

اسرار ازل کو کسی نے کھولا
اس را ز گو میزان پہ کس نے تو لا
شاگرد کو استاد کو سب کو دیکھا
اک نکتہ آخر پہ نہ کوئی بولا

असरार^१ अज़ल को न किसी ने खोला ।
इस राज को मिज़ान^२ पे किसने तोला,
शागिर्द को उस्ताद को सबको देखा ।
इक नुक्ता—आखिर पे न कोई बोला ॥

१ मौत के राज २ मापने की कल

Myself when young did eagerly frequent
Doctor and Saint, and heard great argument
About it and about ; but evermore
Came out by the same door where in I went.

گر سے نخوری طعنہ مزین مستان رہا
گر دست دید تو بہ کتم نیر داں رہا
تو فخر ہیں کن کہ من سے خورم
صدکار کنی کہ سے غلام است آرا

ہے فخر اسی پر کہ تو سے خوار نہیں
مزدوں کی بھی تو بہ کوئی دشوار نہیں
اعمال وہ تیرے ہیں کہ شر ہے شراب
صد شکر کہ ہم زندہ یا کار نہیں

ہے فرک دہی پہ کے تُو مہربان نہی ।
ریندو کی توہا کوئی دُعاوار نہی،
ایمال وہ تیرے ہے کی ہر ہے جہاد ۔
مرد شکر ہم ریند دُعاوار نہی ॥

مے خوردن دگر دگر خاں گرد ویدن
 بہتر ز ہزار زاہدی - ورتہ دیدن
 گر مردم بینور - یہ دوزخ باشد
 لبس روستے بہشت را کہ خواہد و بدن

مے پینا اور بھٹکنا حسینوں کی چاہ میں
 بہتر ہے تیرے زہد سے میری نگاہ میں
 مے خوار دوزخی ہیں تو زاہد مجھے بتا
 ویرانیاں بڑھائے گا جنت کی راہ میں

مے پینا اور بھٹکنا ہستیوں کی چاہ میں ।
 بہتر تیرے جہد سے میری نگاہ میں،
 مہسار^۱ دوجسوی^۲ ہیں تو جہد مجھے بتا ।
 ویرانیاں بڑھایے گا جنت کی راہ میں،

برگسیر پیالہ و سبواے دل جوئے
 بخسرام بوسے سبزہ زار دل جوئے
 یکن چیرخ کہ صورت بتاں ہر دے
 صد یار پیالہ کرد صد یار بوسے

کچھ لطف ہے کشتی ہے تو فصل بہار میں
 لے ساعسرو سپو کو چلیں سبزہ زار میں
 جان بہار چیرخ عداوت یہ ہے تلا
 یہ خوشدلی ملے گی نہ ڈھونڈے ہزار میں

کُچھ لُطف مَکاشی ہے تو فِصلِ بَہار مَیں ।
 لے سَاعِ سَرو سَپو کو چَلیں سَبزہ زار مَیں ،
 جانِ بَہار چَیرِخِ عِداوتِ یہ ہے تَلا
 یہ خوشدلی مِلے گی نہ ڈھونڈے ہزار مَیں ॥

۱ آشاکاش

I sometimes think that never blows so red
 The Rose as where some buried Caesar bled
 That every Hyacinth the Garden wears
 Dropt in her Lap from some once lovely Head.

ہر چند ز دست و ہر غم کش باشی
 و ز جور و جفا سے چرخ ناخوش باشی
 نہ بہار ز دست ناکساں آب زلال
 بر لب میچکاں - اگر در آتش باشی

آلام و حوادث کا جو ہو جائے شکار
 ہر چند مخالف بہیاں کی رفتار
 بھولے سے بھی احسان کہنے کا نہ ملے
 ہوتی ہو اگر آگ بھی تھ پر گلزار

مآلاموں ہوا دس کا جو ہو جاوے شکار ।
 ہر چند مخالف جہاں کی رفتار،
 بھولے سے بھی اہسان کہنے کا نہ ملے ।
 ہوتی ہو اگر آگ بھی تھ پر گلزار ॥

ہنگام پیدہ دم - خسرو سحری
 وانی کہ چہ را ہی کند نوح گری
 یعنی کہ نمودند در آئینہ صبح
 سر عمر شے گزشت و توبے خبری

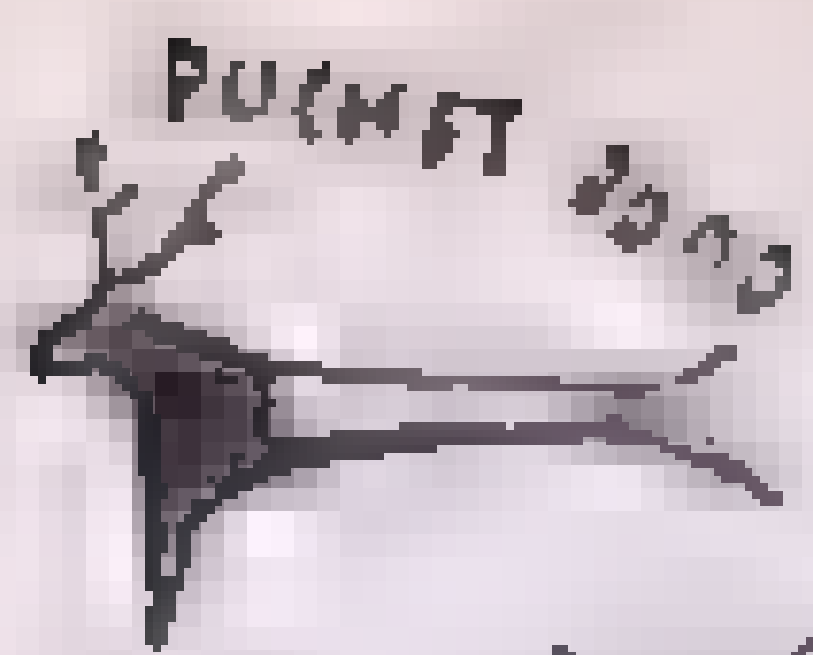
سمجھا بھی تجھے مرغِ سحر نے جو صدادی
 کیا کہتا ہے ہر صبح یہ قدرت کا منادی
 عاشق ترا ہنگامِ سفر دور نہیں ہے
 گردوں نے تری عمر کی شب اور گھڑادی

نمکِ بھائی تو مجھے سحر نے جو صدادی
 کیا کہتا ہے ہر صبح یہ قدرت کا منادی
 عاشقِ تیرا ہنگامِ سفر دور نہیں ہے
 گردوں نے تیری عمر کی شب اور گھڑادی ॥

اے دل سے و ہشتون مکن در باقی
 سازس رہ کن و مکن ز ر باقی
 گر پیر و احمدی - خوری جام شراب
 ز اں حوض کہ مرتضیٰ شش باشد سانی

یہ کیا مذاق شاید دے کا فقیر سے
 آسودگی یہ دور ہے میرے خیر سے
 حور و قصور مجھ کو دلائیں گے مستطاف
 کوثر پہ جام لوں گا جناب امیر سے

یہ کجا مزا کہ ساہدومہ کا فکیر سے ।
 آسودگی یہ دور ہے میرے خیر سے،
 ہر کسور مہ کو دلا دیں گے مستطاف ।
 کوسر پہ جام لؤں گا جہاں امیر سے ॥



مشورہ کی کتابیں

| | | |
|----------------------|------------------------|---------------------|
| کرشن چندر | (افسانے) | ملکات والیاں |
| عادل رشید | (ناول) | چند نام |
| کرشن گوپال عابد | (ناول) | ایک سی ہزار آنسو |
| اکرم الہ آبادی | (جاسوسی ناول) | لوا بول کی لڑج |
| زینا حسین | (ناول) | میرے منہ |
| شہرت چندر | (ناول) | برج ہندو |
| شکیر | (ڈرامہ) | رومیو جولٹ |
| پروفیسر واقف | (شاعری) | عمر دایم کی رعایات |
| مرزا غالب | (شاعری) | دیوان غالب |
| سعادت حسن منٹو | (فلمی نیا کے نیچے چلا) | مشق اور فلمی سخنیں |
| مرزا داغ | (شاعری) | دیوان داغ |
| حضرت ذوق | (شاعری) | دیوان ذوق |
| غلام محمد ڈاکر نقیال | (شاعری) | بانگ درا |
| کرشن چندر | (ناول) | عندرا |
| کرشن گوپال عابد | (ناول) | یو بیا |
| اکرم الہ آبادی | (جاسوسی ناول) | نورس سترہ |
| شیوا ہندو بوزی | (ناول) | کنویر |
| شہرت چندر | (ناول) | بڑی دیدی |
| شکیر | (ڈرامہ) | ہلرٹ (خون کا خوشام) |
| سعادت حسن منٹو | (افسانے) | مٹو کے فٹے |
| نخستہ بابا سہی | (ناول) | گمراہ |

قیمت فی کپی - 1/-

مشورہ کی کتابیں پورا م نگر، کاندھی نگر پوسٹ بکس - 1639/ 6

دشکاری۔ ڈاکٹری طبی و مختلف نمر و کی بے نظیر

اردو کتابیں

مشورہ بکڈپو کی بڑے سائز 20x30 16 پر چھپی ہوئی کتابیں

ایلو پتھک میڈیکل ڈکشنری 4/50

5/- دندان سازی

4/- سینٹ ادویات

3/25 سلفا ڈرگز

4/- وٹامن گائیڈ

3/- اسٹیکوپ گائیڈ

4/25 پی سی لین گائیڈ

2/75 بخار و تھرمائیٹر

5/75 ایلو پتھک لیڈی ڈاکٹر

علم موسیقی کی کتابیں

4/- مارمونیم گائیڈ

3/- بیجو عرف جاپانی بیانا سکھانا

3/- بانسری گائیڈ

3/- وائیلن گائیڈ

(ہر کتاب کا محمولہ ڈاک الگ ہوگا)

انگریزی ہندی بولنا سکھانیوال کتابیں

4/- اردو سے انگریزی خط و کتابت

4/- اردو انگریزی گرائمر

4/- فائنٹ انگریزی بولنا سکھو

4/- اردو انشائیہ ٹیچر

7/- سٹار پیس میں میٹرک پاس

3/- اردو ہندی ٹیچر

ایلو پتھک ڈاکٹری مکتب (اردو میں)

7/50 ایلو پتھک پریکٹس آف میڈیسن

7/50 ایلو پتھک میڈیکل میڈیکا

7/75 ایلو پتھک انجکشن بک

7/50 ایلو پتھک کمپونڈنگ گائیڈ

4/- آئی ڈاکٹر

3/25 بلڈ پریشر

6/- ایلو پتھک مائٹرسرجری

شکالے کا مشورہ بکڈپو بدمنگر کاندھی نگر پوسٹ 1639 ریلوے پستہ { مشورہ بکڈپو بدمنگر کاندھی نگر پوسٹ - ریلوے

زراعتی - طبی کتب ابوں کا عظیم ذخیرہ

مشورہ بکڈپو کی بڑے سائز 20x30 پر چھپی ہوئی کتابیں سہ

| | | |
|------|---------------------------|---------------------------------|
| 5/- | سبز یوں کی کاشت | جرطی بوٹیوں سے علاج کی کتابیں |
| 4/50 | علاج الموشی | اصلی مخزن حکمت |
| | عرق | 4/- طب الغریبا |
| | طبی موشی | 5/- مکمل جرطی بوٹی |
| 4/- | طیب مرغی خانہ | 6/- طب یورپ الیہ عرف مخزن جلد |
| 4/- | کامیاب مرغی خانہ | آیور ویدک ہومیو پیتھک انجکشن بک |
| 4/- | تجارتی مرغی خانہ | جرمن طب |
| 3/- | ڈیو کی فارم | یاغبانی زراعت کی کتابیں |
| 3/- | ایویٹیم سلیفٹ دولاتی کھاد | 5/- پھلوں کی کاشت |

پیشہ پیشہ کی جرطی بوٹیوں سے علاج کرتا مسکھا نیوالی نایاب کتابیں

| | | | |
|------------|------------|-----------|------------|
| رسالہ بالہ | رسالہ کیکر | رسالہ آٹو | رسالہ اندھ |
| مکولی | ارند | اجوائن | دھتورہ |
| پیاز | ستیا ناکا | سونف | آک |
| نہاکو | کاجنیر | کھلوار | نیم |

نوٹ: ایک ساتھ کتابوں کا پورا سیٹ خریدنے پر سہ ڈاک خرچ پانچ روپیہ واپس نئے پیسے کی پی کی جادگی

کھیتی باڑی کا کام کر نیوالوں کو مال مال کر نیوالی کتابیں

| | | | |
|----------------|------------------|---------------------|----------------------|
| سبز کی باغبانی | یوں کا باغ | یوں کی کاشت | دش بکڑزی |
| آم کی باغبانی | سید کی باغبانی | شیر کی کھیتی | ایکڑا ہا ہا ہا ہا ہا |
| اتار کا باغ | اناس کی باغبانی | پھولوں کی باغبانی | کھلنے کے دشمن |
| پیتھ کی کھیتی | انگور کی باغبانی | کھادیں اسکا استعمال | ان کا علاج |

نوٹ: ایک ساتھ کتابوں کا پورا سیٹ خریدنے پر سہ ڈاک خرچ 6 روپیہ کی دی پی کی جادگی

برکٹنگ کا محمولہ ڈاک { مشورہ بکڈپو - رامن نگر، کانڈی نگر، سہیلہ 1639 دہلی }
انکس ہوگا

دستکاری۔ ڈاکٹری۔ طبی و مختلف مہر و مکی

لے لپیٹار و وکتا میں

مشورہ بکڈ پوسٹ بڑے سا $\frac{20 \times 30}{16}$ پر تھی ہوئی اردو کتابیں۔

| | | | |
|------|------------------------------|------|------------------------------------|
| 4/- | لانڈری ڈرائی کلیننگ | 5/- | دلی انگریزی صابن بنانا |
| 3/- | رہنمائے شاعری و افسانہ نویسی | 2/75 | بن بھلی کار پیو بنانا |
| 3/50 | گھڑی سازی | 4/- | اچار مرے چٹنی بنانا |
| 5/- | آتش کے عجیب و غریب کھیل | 4/50 | خوشبودار سیل و عطر بنانا |
| 4/50 | کپڑے چھاپنے رنگے کا ہنر | 3/75 | آئینہ سازی دمنہ دیکھنے کے شیشے بنا |
| 3/25 | رنگ برنگی آتش بازی | 2/50 | خوشبودار دھوپ و اگری بنانا |
| 5/- | راز روزگار | 3/50 | بیکری (کیک بسکٹ بنانا) کائیڈ |
| 3/- | ہلاک بنانے کا کام | 3/50 | گٹائی سلائی سکھانا |
| 4/50 | مصوری و سائن بورڈ ڈسٹنگ | 3/- | نیوفیشن ہیک |
| 3/- | پان کے خوش ذائقہ مہاتے بنانا | 3/50 | موم بتیاں بنانا |
| 3/25 | ٹوٹ پالش بنانا | 3/50 | سوڈا لیمین شربت بنانا |
| 3/50 | گورے اور خوبصورت بننے کے از | 3/25 | تمباکو اور اس کے مرکبات |
| 3/- | چمڑے کا کام | 3/50 | بنگالی و انگریزی مٹھائیاں بنانا |
| 5/- | بادرچی خانہ | 3/75 | روشنائی سازی |
| 2/50 | رنگ زار نش | 3/50 | کتنہ سازی |

ہر کتاب کا محصول اک { مشورہ بکڈ پوسٹ } رام نگر، گاندھی نگر، پوسٹ سڈرہی
انٹ ہوگا



پروفیسر واقف مرد آبادی نے مہور

جذبات عمر خیام کی رباعیات کا ترجمہ کیا۔ جس نے
ہندوستان بھر کے ادبی حلقوں سے خراج تحسین
ماہل کیا۔ اور جسے ہر فرد و بشر نے پسند کیا۔

خیام کے اس مجموعے کی بے پناہ مقبولیت
کے بعد اب جناب واقف صاحب اسی سلسلہ کا
دوسرا حصہ پیش کر رہے ہیں۔ زبان کی روانی....

جذبات کا بہاؤ اور فن کی صلاحیت
رباعیات خیام کی یہ دوسرا

فیض شدہ کس میں ہمیشہ زندہ جاوید